Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

0168, INKAR, 1
N2

فخرالدین علی احمد میموریل اردو کمیٹی لکھنؤ حکومت اتر پردیش کے مالی تعاون سے چھپی۔

نام کتاب : ــــــــ "تنہائی سے محفل تک"

مصنف و ناشر : ــــــــ کریمی الاحسانی (حسن پور لوہاری) مظفر نگر

کتابت : ــــــــ شیخ رضوان احمد۔ ایم۔ اے۔ سہارنپوری

تزئین کار : ــــــــ شیخ رضوان احمد۔

صفحات : ــــــــ ۱۴۴

طباعت : ــــــــ طالب پرنٹنگ پریس نزد پل کمبوہان سہارنپور

زیر اہتمام : ــــــــ مولانا وکیل الرحمٰن وکیل مفتاحی

سال اشاعت : ــــــــ ۱۹۹۲ء

قیمت : ــــــــ بیس روپئے (RS 20/=)

Acc No
7688

ـــ : ملنے کے پتے : ـــ

- خاتون مشرق ۔ ۴۲۳ ۔ مٹیا محل ۔ جامع مسجد ۔ دہلی ۶
- عبدالحق سحر ۴۲/۴ سروٹ گیٹ ۔ مظفر نگر (یوپی)
- زاہد الاحسانی ۔ پیپل تلا متصل دربار ۔ شاہ پور ۔ مظفر نگر

Scanned by CamScanner

انتساب

جہاں **توفیق فاروقی** ایڈیٹر خاتون مشرق
گلابی کرن اور اردو ڈائجسٹ دہلی کے ذریعہ ہر ملک
ہر شہر ہر قصبہ ہر نگر۔ ہر لائبریری۔ ہر گھر میں
اردو کا پیغام پہونچا کر اردو داں بنا رہے ہیں
جو میری کتاب پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں وہاں میرے
محسن اور دیرینہ ساتھی ۔۔۔

۔۔۔ الحاج محمود علی محمود (سابق انجینئر انڈین نیوی)

حسن پور لوہاردی مقیم حال ریاض۔ بھی میری ہر کتاب کی
اشاعت پر مالی تعاون فرماتے ہیں تو کیوں نہ "تنہائی
سے محفل تک" ان کے نام نامی سے منسوب کرنے میں
فخر اور خوشی محسوس کروں۔ ع

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

نیاز کیش :۔ خاکپائے حضرت احسان دانش رح
۔۔۔ کریمی الاحسانی

فہرست

"تنہائی سے محفل تک"

فخرالدین علی احمدؒ
میموریل اُردو کمیٹی لکھنؤ
حکومت اُترپردیش کے
مالی تعاون سے چھپی۔

rekhta

Scanned by CamScanner

اظہارِ حقیقت

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ صبح ہوتے ہی جب ہم سو کر اٹھتے ہیں تو کسی انقلاب یا بغاوت کی خبر سننے میں آتی ہے یا یہ خبر شاہ سرخیوں کے ساتھ اخبارات میں پڑھتے ہیں آئے دن کے ہنگاموں۔ فتنہ و فساد۔ لوٹ مار۔ قتل و غارت گری اور مظاہروں نے مزاج ہی بدل دیا ہے اب زندگی ایک آہ۔ ایک کراہ۔ ایک فریاد۔ ایک سوز اور ایک طنز بنکر رہ گئی ہے اس عالم اس ماحول اور ان حالات میں کسے فرصت ہے کہ جو غزل کی تفریحی اور وقتی شاعری میں واہ واہ اور داد کے لئے اپنی توانائی صرف کرے۔ وقت کے اور بھی تقاضے ہیں ان سے دامن بچانا آج کے دور میں گناہِ عظیم ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں غزل کے خلاف ہوں بلکہ جسے غزل کہتے ہیں وہ مجھے آج بھی عزیز ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر زندگی میں غزل شامل نہ ہو تو ہماری محفلیں ہمارے مشاعرے۔ زندگی کی گرما گرمی اور اس کی حرکت مُردہ ہو کر رہ جائے گی اور اگر زندگی میں غزل شامل نہیں ہے تو رُوح بیمار ہو کر رہ جائے۔!

کسی بھی واقعہ یا اقوال وغیرہ کو قطعہ کی صورت دینا ایک کارِ دارد والا معاملہ ہوتا ہے وہ شعرائے کرام جو ایسی کوشش کرتے ہیں خوب اچھی طرح

جانتے اور سمجھتے ہیں کبھی کبھی ایک مصرعہ ہی پر پورا قطعہ ضائع کرنا پڑتا ہے کبھی صرف ایک قافیہ پر بات اٹک کر رہ جاتی ہے اسی طرح اور بھی کتنی مجبوریاں پیش آتی ہیں ان قطعات میں بھی ایسی غلطیاں موجود ہوں گی جن کے لئے میں معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں یہ بھی دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ ع

مستند ہے میرا فرمایا ہوا

چند قطعات زندگی کے اہم واقعات سے متاثر ہو کر کہے گئے ہیں ان میں تلخیاں ہیں اور صداقتیں بھی۔ کوئی قطعہ تیر و نشتر کا کام کر گیا ہے تو کسی میں گہرا طنز پایا جاتا ہے۔ آج کے ماحول اور حالات حاضرہ پر بھرپور تنقید کی گئی ہے ایک حساس دل شاعر اگر اپنے گرد و پیش سے غافل رہتا ہے اور وہ وقت کی کروٹ کو نہیں تاڑتا اور سونگھتا تو اسے جو جی چاہے کہہ لیجئے لیکن شاعر نہ کہئے۔ شاعر وقت کا نباض ہوتا ہے وہ ذرہ کے دل کی دھڑکن کو بھی محسوس کرتا ہے وہ ایسا مصور ہوتا ہے جو دیکھتا اور محسوس کرتا ہے اس کو شعر کے ذریعہ پیش کرتا ہے اب وہ شاعر کیسی تصویر پیش کرتا ہے یہ اس کی صلاحیت پر منحصر ہے شاعری مصوری ہوتی ہے۔ ایک آرٹ ہے شاعر کا کام اس میں رنگ بھرنا ہے وہ کیسے رنگ بھرتا ہے اور عوام اس مصور کی اور آرٹ کو کس نظر سے دیکھتا اور پسند کرتا ہے یہ اس کے ذوق پر چھوڑ دیجئے اگر یہ چابکدستی ہر مصور اور شاعر میں بدرجہ اتم نہیں پائی جاتی۔ تو

اس کا فن نخو اور نابالغ ہے آپ اسے نقّال کہہ لیجئے ورنہ شاعر اور
مصوّر کے مزاج میں ایک انفرادیت ہوتی ہے اگر شعر میں اپنے ماحول
کی عکاسی اور عوام کی ترجمانی نہیں ہوتی تو وہ شاعری نہیں ہے! -
ایسے قطعات بھی پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں جو جدید انداز اور
نئے رنگ میں کہنے کی کوشش کی گئی ہے ایسے قطعات کو تشبیہاتی اور
استعاراتی کہا جاتا ہے چنانچہ میں نے سہمتے سہمتے - ڈرتے ڈرتے طبع آزمائی
کی ہے گو ایسے قطعات کہنا کوزے میں دریا بند کرنے سے کم نہیں ہوتا ہے
یہ قطعات کھوپڑی کو چٹخا دیتے ہیں چند بہاریہ قطعات بھی شامل کر لئے
گئے ہیں یہ حقیقت ہے کہ یہ تمام قطعات چلتے پھرتے - اٹھتے بیٹھتے - ریل
اور بس میں سفر کرتے ہوئے ہی کہے گئے ہیں ان کے کہنے کا کوئی خاص وقت
ہوا نہ کبھی خاص اہتمام سے کہے گئے - مجھے اپنی کم علمی بے ہنری کا اعتراف ہے!

اردو کا یہ بڑا المیہ ہے کہ اس کے محافظ - پرستار اور شیدا
ہی اردو کے بدترین دشمن اور قاتل ہیں وہی اردو کے لئے شور مچاتے
ہیں کہ اردو کو تباہ و برباد اور نیست و نابود کیا جا رہا ہے اور اسے پنپنے
نہیں دیتے اور یہ کہ اسے کوئی مقام اور درجہ نہیں دیا جا رہا - اگر ایسا ہوتا
تو ایسے لوگوں کی لائبریریوں ، میزوں اور گھروں میں ہرگز ہرگز اردو
کی کتاب نظر نہ آتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جو بھی اردو کی معیاری اور
اچھی کتاب منظر عام پر آتی ہے وہ ایسے گھروں کی میزوں اور لائبریریوں
میں ضرور پہونچ جاتی ہے آخر ایسا کیوں ہوتا ہے یہ اردو سے دوستی ہے یا دشمنی؟

Scanned by CamScanner

جن دوستوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے دم سے اردو زندہ ہے
وہ خوش فہمی میں مُبتلا ہیں کیا یہ نام نہاد اردو کے ٹھیکیدار اردو
کے اخبارات۔ رسائل اور کتابیں خرید کر پڑھتے ہیں۔؟ ع

پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے

یہ حملہ یا تبصرہ نہیں ہے بلکہ ایک چھوٹا سا سوال ہے۔
خدا جانے معمولی سا شاعر اور ادیب اپنے آپ کو اتنا بڑا شاعر
و ادیب اور عظیم صحافی کیوں سمجھ بیٹھتا ہے کہ اس کو اردو کی کتابوں
سے لیکر اخبارات تک اعزازی طور پر بھیجی جائیں اور یہ اس کا
پیدائشی حق ہے یہ اردو کو زندہ درگور کرنے پر تلے ہیں اگر اردو کی
تباہی ہوگی تو ایسے ہی اردو کے بہی خواہوں اور ٹھیکیداروں کے ہاتھوں
ہوگی۔ اس صورت میں اردو کے مصنّف کس طرح اور کب تک اردو
کی کتابوں کو اردو کے نام نہاد دوستوں پر قربان کرکے دیوالیہ ہوکر
بیٹھتے رہیں گے۔ کیا اس حالت میں اردو کا کام کرنے کی ہمت اور سکت
چھوڑ دیں گے کیا اس طرح اردو کے مصنفین کی حوصلہ افزائی ہوگی۔؟
مجھے کہنے دیجئے کہ میری طرح نہ جانے کتنے اردو دوست زندگی بھر اردو
کی خدمت کرنے کے بدحال اور کنگال ہوکر بیٹھ نہ جائیں گے اس طرح ان کے
تخلیقی جواہر پاروں سے علمی و ادبی دُنیا محروم نہ ہوگی۔ یہ اردو کا کتنا
عظیم نقصان ہے کسے پڑی ہے جو اس رُخ سے سوچے۔
کاش آج اردو کو عبادت کا درجہ دیا جائے۔!

Scanned by CamScanner

ان کرم فرماؤں اور محسنوں کا ممنون کرم ہوں کہ جو میری کتابوں کی اشاعت کے لئے ہر طرح کا تعاون فرماتے ہیں اور وہ ہیں الحاج محمود علی محمود حسن پور لوہاڑی۔ توفیق فاروقی ایڈیٹر "خاتون مشرق" دہلی۔ الطاف دتام۔ بشیر صادق جلال آبادی۔ خوشنود حسن قدوسی ایڈیٹر "بہادر" دہلی۔ صمصام اللہ خاں آفریدی حسن پور لوہاروی۔ ڈاکٹر مستفیض الرحمٰن۔ محمد اعجاز علی خاں پر دھان اسلام نگر۔ فرید پاشا آزاد نائب قاضی مظفر نگری۔

کریمی الاحسانی

Scanned by CamScanner

ایک مخلص قلمکار

صداقت علی صدیقی دیوبندی۔ ہیلتھ انسپکٹر محکمہ صحت

جو شاعری خیال آرائی۔ قافیہ پیمائی اور محاورہ بندی کے گرد گھومے وہ اپنے ماحول کی عکاسی۔ عوامی زندگی کے ہمہ گیر عصری مسائل کی ترجمانی نہ کرکے تو اسے چالیس پچاس سال پہلے کی روایتی شاعری کا نام دے لیجئے یہ الگ بات کہ اس سے بہت پہلے کئی شعراء نے اس روایت سے بغاوت کی ہو اور اس فرسودہ شاعری کو ترک کرکے ایک نیا انداز۔ نیا لب ولہجہ۔ نئی فکر نیا شعور۔ نیا آہنگ۔ نئے نظریات اور خیالات سے اہل علم وادب کو روشناس کیا گو وہ شاعری کے بنیادی اصولوں سے بغاوت نہ کرسکے لیکن انہوں نے اپنی شاعری کو اس قید وبند سے آزاد کرکے اپنے گردوپیش کے سر اٹھاتے سماجی، معاشرتی اور عصری مسائل کو اشعار کے روپ میں ڈھال دیا اس شاعری سے جہاں لکیر کے فقیر اور مقلد شعراء جزبز ہوئے مگر وہاں مولانا حالی۔ مولانا ظفر علی خاں۔ علامہ اقبال۔ جوش ملیح آبادی۔ احسان دانش وغیرہ ایک نیا پیغام لیکر اٹھے جس پر توجہ کی گئی اور جس کی آج تقلید کی جارہی ہے اور جگر ایسے غزل گو شاعر بھی کہہ اُٹھے۔ ع

شاعر نہیں ہے وہ جو غزلخواں ہے آجکل

ان کی غزل میں دلکشی۔ رنگینی کے ساتھ عصری مسائل کا تجزیہ بھی نظر آتا ہے

Scanned by CamScanner

انہوں نے غزل سے بھی گریز نہیں کیا اور نئے تقاضوں سے بھی چشم پوشی نہیں کی۔

ان سے میرے دیرینہ مراسم اور نیازمندانہ تعلقات ہیں میں جانتا ہوں کہ وہ تعریف کرنے یا کرانے سے چڑتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی کسی بھی کتاب پر تبصرہ نہیں ہوا اور نہ کسی کتاب کی رسم اجرا ہی ہوئی نہ جانے وہ کیوں خود کو چھپا کر رکھتے ہیں لیکن میں اپنی دوستی کا حق سمجھتے ہوئے ان کی چھٹی کتاب پر اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ یہ ان کی تعریف یا مدح سرائی نہیں ہو گی بلکہ اپنے خیالات کو ان کے تئیں پیش کرنا ہے یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ کسی بھی پیش لفظ یا تبصرے کو بیساکھی یا سہارا ہی کہتے ہیں اگر تخلیق میں جان ہوتی ہے تو وہ ہر کسی سے خراج تحسین وصول کر لیتی ہے اس میں پیش لفظ کی کیا ضرورت اور یہ کہ وہ نہایت اعتماد سے مسکرا کر کہا کرتے ہیں جو اردو جانتا ہے وہ کرشن آلا حسانی کو کسی بھی حیثیت سے ضرور جانتا ہے پھر اپنا یہ شعر سنا دیتے ہیں۔ ؎

ہنستا ہوں میں اس بات پہ تنہائی میں پہروں
کیوں لوگ مرے نام سے مرعوب ہوئے ہیں

اس میں شک نہیں کہ انہوں نے کم از کم تیس سالوں میں اتنا کچھ لکھا کہ ان کا نام محتاج تعارف نہیں رہا جانے وہ اتنے اخبارات و رسائل میں ہر موضوع پر کیسے لکھ پاتے ہیں۔ اب ان کی یہ کتاب "تنہائی سے محفل تک" پیشِ نظر ہے اس میں صرف قطعات ہی ہیں ان قطعات میں قاری کے

انہوں نے غزل سے بھی گریز نہیں کیا اور نئے تقاضوں سے بھی چشم پوشی نہیں کی۔

ان سے میرے دیرینہ مراسم اور نیازمندانہ تعلقات ہیں میں جانتا ہوں کہ وہ تعریف کرنے یا کرانے سے چڑتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی کسی بھی کتاب پر تبصرہ نہیں ہوا اور نہ کسی کتاب کی رسم اجراہی ہوئی نہ جانے وہ کیوں خود کو چھپا کر رکھتے ہیں لیکن میں اپنی دوستی کا حق سمجھتے ہوئے ان کی چھٹی کتاب پر اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ یہ ان کی تعریف یا مدح سرائی نہیں ہوگی بلکہ اپنے خیالات کو ان کے تئیں پیش کرنا ہے یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ کسی بھی پیش لفظ یا تبصرے کو بیساکھی یا سہارا ہی کہتے ہیں اگر تخلیق میں جان ہوتی ہے تو وہ ہر کسی سے خراج تحسین وصول کر لیتی ہے اس میں پیش لفظ کی کیا ضرورت؟ اور یہ کہ وہ نہایت اعتماد سے مسکرا کر کہا کرتے ہیں جو اردو جانتا ہے وہ کرپی آلا حسانی کو کسی بھی حیثیت سے ضرور جانتا ہے پھر اپنا یہ شعر سنا دیتے ہیں۔ ؎

ہنستا ہوں میں اس بات پہ تنہائی میں پہروں
کیوں لوگ مرے نام سے مرعوب ہوئے ہیں

اس میں شک نہیں کہ انہوں نے کم از کم تیس سالوں میں اتنا کچھ لکھا کہ ان کا نام محتاج تعارف نہیں رہا جانے وہ اتنے اخبارات و رسائل میں ہر موضوع پر کیسے لکھ پاتے ہیں۔ اب ان کی یہ کتاب "تنہائی سے محفل تک" پیشِ نظر ہے اس میں صرف قطعات ہی ہیں ان قطعات میں قاری کے

Scanned by CamScanner

ہر مذاق کے مطابق قطعات موجود ہیں جہاں ملکی و قومی مسائل پر طبع آزمائی کی ہے وہاں اقوالِ زرّیں کے تحت مقدّس کتابوں۔ حضرت محمدؐ۔ حضرت علیؓ مہاتما بدھ۔ گرو نانک۔ دانشوروں کے اقوال کو قطعات کی صورت دی ہے وہاں بہاریہ، عشقیہ، اور شگفتہ قطعات بھی دعوتِ دلکشی دے رہے ہیں ان کی شاعری ہمہ جہت اور بحرِ بیکراں کی طرح لہلہا رہی ہے یہ ان کی کہنہ مشقی ہے گویا وہ فطری شاعر ہیں۔!

کریمی الاحسانی امن و مساوات و اخوّت کے بڑے مُبلّغ ہیں۔ جنگ بازو۔ فرقہ پرستوں سے کسی طرح سمجھوتہ نہیں کرتے ان کا مزاج خالص امن پسند اور وطن پرست ہے۔ ان کے اشعار میں ایک مقصدیت ہوتی ہے وہ جو محسوس کرتے یا دیکھتے ہیں من وعن کاغذ پر بکھیر دیتے ہیں جہاں ان کا کلام تلخی کسیلا پن لئے ہوتا ہے وہاں وہ باغ و بہاراں اور کھلکھلاتا ہوا بھی ہوتا ہے گویا وہ رنگین مزاج ہیں نہ حُسن پرست نہ وہ زاہد خشک اور واعظِ محترم ہیں لیکن ان کی شاعری جو لکھی ہے وہ اس رنگ میں بھی الگ جانے پہچانے جاتے ہیں اس رنگینی کا اندازہ ان کے حسین قطعات سے کیا جا سکتا ہے۔ ان کے یہ قطعات اپنے ہمعصر شعراء میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں ان قطعات میں خصوصی طور پر عصری مسائل پر توجّہ دی گئی ہے۔ جو بات ہم آج سوچتے ہیں وہ کریمی الاحسانی کے یہاں بہت پہلے سے موجود ہوتی ہر کوئی ان کی شاعری کا دلدادہ ہے اور اسے عزیز سمجھتا ہے۔ یہی خوبی ان کو اپنے ہمعصر شعراء سے ممیّز کرتی ہے۔ ●●

Scanned by CamScanner

rekhta

Scanned by CamScanner

○

آگ بجھتی ہے انتقام کی یوں
یہ حسین انتقام ہوتا ہے
اپنے دشمن کو معاف کر دینا سے درگزر کرنا
بہترین انتقام ہوتا ہے
(حضرت علیؓ)

○

کہیں بھی جنگِ سرمایہ نہ ہوگی
عمل اس بات پر تو کر کے دیکھو
پسینہ خشک ہو جانے سے پہلے
ہر اک مزدور کو مزدوری دیدو
(حضرت محمدؐ)

○

بدی سے بدی کا ازالہ
نہیں ہوتی ہے اس سے بات پوری
کہ جیسے آگ کو پانی بجھا دے
بدی کو ہے یوں ہی نیکی ضروری
(حضرت لقمان)

○

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نہ رنگ و روپ پر موقوف ہے یہ
نہ یہ نسلِ بشر میں ہی نہاں ہے
وقارِ آدمیّت کا تعلق
کمالِ آدمیّت سے عیاں ہے

(ٹھاکر سری چند جی)

○

مال جو لوگ جمع کرتے ہیں
موت سے وہ بڑے ہی ڈرتے ہیں
اور جو راہِ حق میں خرچ کریں
خیر مقدم اجل کا کرتے ہیں

(حضرت امام حسنؓ)

○

اپنے شوہر ہی سے تعلق بس
رکھتی ہے یوں وفا سرشت عورت
بھوکا رہ کر بھی شیر کا بچّہ
جیسے رکھتا نہ گھاس سے رغبت

(کبیر داس)

○

Scanned by CamScanner

○

جب بھی خادم پکا کے لائے کچھ
اس کو اس میں سے اپنے ساتھ کھلاؤ
اور کھانا اگر ہو تھوڑا سا
ایک دو لقمہ ہی بہم پہنچاؤ

(حضرت محمدؐ)

○

اُس مکاں میں شگفتگی کیسی
جس مکاں میں نہیں کوئی عورت
واں مسرّت کا تذکرہ بے سُود
نام کو بھی وہاں نہیں راحت

(ڈاکٹر ٹامس بیلڈ)

○

وہ کہ مانگتا ہے لوگوں سے
گویا وہ مانگتا ہے چنگاری
بیش و کم پر نہیں کوئی موقوف
کی ہے اس نے یہی خطا بھاری

(حضرت محمدؐ)

○

Scanned by CamScanner

○

علم لوگوں کا باپ ہے بیشک
نیک لوگوں کی ماں ہے سچّائی
خوب فرمایا حضرتِ بدھ نے
شانتی بہن اور یقیں بھائی

(مہاتما گوتم بدھ)

○

چاہتا ہے جو مرتبہ عالی
ترکِ دُنیا اسے ضروری ہے
یوں وہ مولا کا ہوتا ہے بیشک
پھر یہ دُنیا بھی اس کی لونڈی ہے

(حضرت امام ابو حنیفہؒ)

○

بیج مت بو بدی کا ممکن ہے
تجھ کو نیکی کے پھل کی حاجت ہو
سوچ تو اس سے بڑھ کے دُنیا میں
پھر بھلا اور کیا حماقت ہو

(سوامی سادشیدانندجی)

Scanned by CamScanner

○

زہد میں علم جب نہ شامل ہو
مطلقاً اس میں کوئی خیر نہیں
خالی ہو فہم اور تدبّر سے
تو پھر اس علم میں بھی خیر نہیں

(حضرت محمد ؐ)

○

سب سے بہتر سواری دُنیا ہے
اس کو قابو کرو سواری کو
اس کے قابو میں آگئے گر تم
عاقبت کے لئے خرابی کو

(حضرت محمد ؐ)

○

جو کہ جنگل ہی میں مقیم رہا
وہ رہا عقل و علم سے خالی
جو رہا ہے شکار کے پیچھے
کس قدر وہ رہا ہے غافل بھی

(حضرت محمد ؐ)

○

Scanned by CamScanner

○

چاہتے ہو تم اگر انصاف حاصل ہو تمہیں
یاد رکھو تم یہ نکتہ حضرتِ عثمانؓ کا
جس جگہ انصاف حاصل کرنے کی طاقت نہ ہو
اس جگہ انصاف بھی معدوم ہوتا ہے سدا
(حضرت عثمان غنیؓ)

○

جب عمل کو پکارتا ہے علم
تب یقیناً عمل ٹھہرتا ہے
علم کو جب نہ ہو عمل کا خیال
تب عمل پاس سے گذرتا ہے
(حضرت محمدؐ)

○

جانے کیا ہو گیا ہے لوگوں کو
کوئی نامِ خدا نہیں لیتا
جس کو دیکھو تم آج دُنیا میں
وہ ہے دلدادہ صرف دولت کا
(حضرت گورو نانک)

○

Scanned by CamScanner

○

میرے آقاؐ کے قول کے موجب
اس کو مومن کبھی نہ کہیئے گا
وہ جو خود اپنا پیٹ تو بھر لے
اور ہمسایہ اس کا ہو بھوکا

(حضرت محمدؐ)

○

ہے فلاطون کا یہ نکتہ خوب
آدمی خود کو جب سدھارے گا
دیکھ کر اس کو اس کا دشمن پھر
خود ہی جل جل کے اک دن ہارے گا

(افلاطون)

○

طعن کرتا نہیں کبھی مومن
اور لعنت بھی وہ نہیں کرتا
نہ ہی ہوتا ہے وہ زبان دراز
اور وہ فحش بھی نہیں بکتا

(حضرت محمدؐ)

○

rekhta

Scanned by CamScanner

○

رنگ اور نسل پر فضیلت کیا
سب برابر ہیں کالا اور گورا
ہاں مگر بارگاہِ مولا میں
متقی کا عمل ہے سب سے بڑا
(حضرت محمدؐ)

○

یہ ہدایت ہے سرورِ دیںؐ کی
بدلہ احسان کا دو بھلائی سے
جو برائی کریں تو ان سے بھی
پیش آؤ نہ تم برائی سے
(حضرت محمدؐ)

○

گرچہ سفر کو سقر بھی کہتے ہیں
کرو گلزار یوں سقر کو تم
تم ارادہ کرو سفر کا جب
جانچ لو پہلے ہم سفر کو تم
(حضرت محمدؐ)

○

Scanned by CamScanner

○

حملہ کرتا ہے تم پہ جو دُشمن
اس کے حملہ سے مطلقاً نہ ڈرو
ہاں جو تعریف جھوٹی کرتا ہے
دوست سے ایسے خوف تم کھاؤ
(جنرل اورراؤن)

○

حضرت سعدی نے فرمایا ہے خوب
طمع زر جس آدمی پہ چھا گیا
اس نے اپنی زلیست کے کھلیان کو
خود ہواؤں میں دیا جیسے اُڑا !
(شیخ سعدیؒ)

○

جو سمجھتا ہے مال و دولت صرف
اس کی کوشش کا ہی نتیجہ ہے
اک نہ اک روز اس کا پاؤں ضرور
یاد رکھو کہ ڈگمگاتا ہے
(حضرت امام حسنؑ)

○

Scanned by CamScanner

○

صبح کو آئینہ میں جس طرح
اپنے چہرہ کو دیکھا جاتا ہے
سیرتِ آدمی کا بچپن میں
نظر ہر خد و خال آتا ہے
(ملٹن)

○

صرف دولت کے واسطے ناداں
اپنے دل کا سکوں گنواتے ہیں
اور دل کے سکون کی خاطر
ہوشمند اپنا زر لٹاتے ہیں
(گرو گرنتھ صاحب)

○

جس کو نامِ خدا لگا میٹھا
ہے وہ ہر طرح شاد اور مسرور
بابا نانک کے قول کے موجب
اس کا دل پر خوشی سے ہے معمور
(حضرت گرو نانک)

○

Scanned by CamScanner

کون کہتا ہے اور کون ہے وہ
اس طرف تم ذرا بھی دھیان نہ دو
کہنے والے کی شکل مت دیکھو
بلکہ کیا کہہ رہا ہے یہ جانچو

(حضرت علیؓ)

کھولتے پانی میں کہیں لوگو
عکس کوئی دِکھائی دیتا ہے؟
یونہی غصّہ کے ترش عالم میں
نیک و بد کب سجھائی دیتا ہے

(مہاتما گوتم بدھ)

جب بُرائی کی بات دیکھو تو
یہ ضروری ہے اس کو روکو تم
اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر
دل سے اس کو بُرا ہی سمجھو تم

(حضرت محمدؐ)

rekhta

Scanned by CamScanner

○

یہ ہے محرومی کہ جب انسان کو
امتیازِ نیک و بد بھی نہ رہے
ہر بُرے کو وہ کہے اچھا مگر
اور اچھے کو بُرا کہنے لگے
(حضرت محمدؐ بن کعب القرضیؒ)

○

اس سے ہر چند بے نیاز رہے
تجھ پہ جو چیز باِ فراغت ہے
اس کی خواہش نہ کر جو پاس نہ ہو
نام اس کا ہی بس قناعت ہے
(حضرت محمدؐ حنیفؒ)

○

وکٹر ہیوگو کے قول پر یار و
تم نے شاید کبھی نہیں سوچا
جیب خیرات سے ہو جب خالی
دل خوشی سے ہے پھر تو بھر جاتا
(وکٹر ہیوگو)

○

Scanned by CamScanner

○

بہتری ہے آدمی کے فعل سے
ہوتی ہے اس کی شرافت آشکار
اور بہتر گفتگو کے ڈھنگ سے؟
ہوتی ہے فہم و فراست آشکار
(حضرت عثمان غنی رضؓ)

○

تم پہ لازم ہے اے جہاں والو
اس نصیحت پہ غور فرماؤ
تم جو دولت میں بڑھ نہیں سکتے
حسن اخلاق ہی میں بڑھ جاؤ
(حضرت معروف کرخی رحؒ)

○

Scanned by CamScanner

زمانہ کی ہوا پھر بھی طعنہ زن نہ ہو جائے
ذرا سنگِ ملامت کی تو بارش سوچ کر کرنا
کریمی الاحسانی

جائزے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نامِ مذہب پہ چار سو یارو
آج کل ہو رہی تجارت ہے
چند پیرو ہیوں کے ہاتھوں میں
اک بٹّا وا ہے جس میں جنّت ہے

○

ایسے عالم میں دوست کیسے
حرفِ مطلب زباں پہ آتا ہے
جب گداگر کو دیکھ کر زردار
دفعتاً بوکھلا ہی جاتا ہے

○

کیا تعجب یہ نظامِ قدرت ہے
ایک فنکار فاقہ کرتا ہو
اور دولت پہ بے ہنر قابض
جیسے چولنے پہ کوّا بیٹھا ہو

○

Scanned by CamScanner

○

ایک محنت کش شکستہ جھونپڑی میں شان سے
رات بھر دیکھا کئے آرام سے خواب حسیں
اور اک پونجی پتی یوں کاٹتا ہے ڈر کے رات
جیسے اک مدقوق لمحہ بھر سو سکتا نہیں

○

سایہ میں حویلی کے ہیں بے نور گھروندے
سیاحوں کو دیتے ہیں جو نظارہ کی دعوت
یوں فوٹو گرافر نے یہ تصویر اُتاری
آثارِ قدیمہ کی ہو یہ جیسے عمارت

○

اک مُلّا پڑھ رہا ہے ایسے عالم میں نماز
دوپہر کی دھوپ شعلہ بار اور تپتی زمیں
کوئی پوچھے اس جنونی سے کہ اے عالی وقار!
کیا تجھے اس کے عوض مل جائیگی خلدِ بریں؟

○

Scanned by CamScanner

اس طرح بھٹّے پہ ہے مزدور شعلوں میں گھرا
جس طرح بنتا دمِ تقریر ہو اک شعلہ بار
محنتِ مزدور پر بھٹّے کا مالک پھر بھی کیوں؟
خوش نہیں بھٹّہ گر چہ بن گیا ہے لالہ زار

○

شدّتِ افلاس و محرومی کے عالم میں غریب
شکوۂ تقدیر تک بھی لب پہ لا سکتا نہیں
یوں اگر فاقہ کی زد میں کوئی آ جائے امیر
وہ یقیناً جانے کب تک مسکرا سکتا نہیں

○

ننگے اور میلے کچیلے ان گنت بچّوں کے غول
آہ آوارہ پھریں چرخِ وطن کے یہ ہجوم
نالیوں میں پائے جائیں گے یہ کیڑوں کی طرح
الامان والحذر! ناکارہ بچّوں کے ہجوم

rekhta

Scanned by CamScanner

جنوری کا تیسرا ہفتہ ہے سردی پر شباب
ایسے عالم میں الاؤ پر ہیں یوں کچھ خستہ حال
ایک ٹولی رہزنوں کی دور جنگل میں کہیں
چپکے چپکے بانٹتی ہو جس طرح چوری کا مال

○

کوئی کتبہ قبر کا اُگلے گا مظلومی کا راز
لاکھ جھٹلایا کرو تاریخ کے خونیں ورق
ڈوبتے سورج کو دیکھا ہے کبھی وقتِ غروب؟
چھوڑ جاتا ہے فلک پر ڈوب کر رنگِ شفق!

○

کیا غضب ہے اب زبانیں زہر پھیلانے لگیں
جس کو دیکھو وہ تعصب کے ہے سانچے میں ڈھلا
ایسے زہریلے ہیں دیواروں پہ چسپاں پوسٹر
جیسے یہ بارود ہو شہر اب دھماکہ سے اڑا

Scanned by CamScanner

اس طرح سہمی نظر آتی ہیں بکری بھیڑ تک
آپ کہئے جیسے اچانک بھیڑیوں کے غول ہیں
ایسے ہی نرغے ہیں انساں خونخواروں کے بیچ
جس طرح مجبور و بیکس قاتلوں کے غول ہیں

○

تلخیاں ترکِ تعلق سے بڑھا کرتی ہیں اور
دوستی کا رُخ نظر آتا ہے اس صورت ملول
ترک کر دیتے ہیں جن رستوں پہ چلنا راہگیر
انہی رستوں پر اُگا کرتے ہیں کانٹے اور ببول

○

اُستادِ محترم یہ گذارش ہے آپ سے
بارود لوٹ دیجئے تختۂ سیاہ پر
زہریلے درس شان سے بچّوں کو دیجئے
گولہ کوئی گرے نہ گرے درسگاہ پر

Scanned by CamScanner

لاکھ کترا کر چلا شاعر سے اس کا ایک دوست
ہو گیا وہ شومیٔ قسمت سے اس پر بھی شکار
ایک کپ، دو سگریٹیں شاعر نے اس کو پیش کیں
بے سُری آواز سے غزلیں سُنائیں بے شمار

○

کوئلہ پایا دفینے سے جو اک زردار نے
ہوش پر بجلی گری اعضا ہوئے یک لخت شل
کتنے منصوبے ہوئے ہیں وقت سے پہلے یتیم
ڈھے گیا اک آن میں ہی اس کے خوابوں کا محل

○

کچھ بھی ہوا افلاس کی جہدِ مسلسل کامیاب
جھونپڑوں میں ہیں ابھی کچھ ٹمٹماتے سے چراغ
جبکہ فانوسِ حرم تک دیر سے خاموش ہیں
شیش محلوں سے تو غائب ہیں اب ہیرے کے چراغ

Scanned by CamScanner

فخر تھا شجرہ مرا منسوب ہے تیمور سے
یہ بھرم تو مفلسی کو گھر دکھا کر ہی رہا
خستہ حالی میں یہ نسبت اس طرح بے جوڑ ہے
جس طرح کمخواب میں پیوند کھدّر کا جُڑا

○

پا پیادہ صبحدم شبنم پہ اک بوڑھا امیر
اس طرح پھرتا ہے جیسے ہو ہی جائے گا جواں
بُن رہا ہے کوئی منصوبہ ادھر معزول شاہ
گویا یہ چٹکی بجاتے ہی بنے گا حکمراں!

○

دیکھ کر نوٹوں کی گڈّی ہاتھ میں زردار کے
اس طرح نادار کی آنکھوں میں آئی ہے چمک
جیسے اس کا ایک ساتھی بعد مدّت کے ملے
دیکھ کر اس کے رُخِ بے نور پر آئے دمک!

Scanned by CamScanner

عزّت و ناموس کی خاطر تمہارانی کوئی
جان دے دیتی تھی ہیرے کی کنی کو چاٹ کر
پردۂ سیمیں پہ ہے اب رقص فرما گھر کی لاج
شرم اور غیرت کی ہر خندق کو یکسر پاٹ کر

○

انسان کیسے بنتا پلان سے ہے
صدیوں کی بات کرتا ہے پل کی خبر نہیں
بویا ہے آج بیج مگر پُر امید ہے
سو سال تک تو کھرنی سے ملتا ثمر نہیں

○

دیکھ کر چیچک کی صورت دل میں رہتا ہے اُداس
صانعِ قدرت نے جیسے تھوک دی بارود ہو
مخملی گدّے پہ اک کالا کلوٹا سُود خور
شان سے بیٹھا ہے ایسے یہ کوئی معبود ہو

اے انقلابِ وقت تری دسترس یہ ہے
معزول شاہ اور مہاجر بنے ہیں لوگ
فاقہ کش و گداگر و خانہ بدوش ہیں
لیکن وطن پرست وطن میں نجے ہیں لوگ

○

حق بات کی تو اس سے توقع فضول ہے
وہ تو کسی ہنر میں بھی ماہر نہیں ابھی
اک فن کے سیکھنے میں مہارت بھی چاہیئے
وہ جھوٹ بولنے پہ بھی قادر نہیں ابھی

○

گو لاکھ وہ غریبی کے درجہ پہ جا لگے۔
ہوتی نہیں خطا کبھی سرزد اصیل سے
بدہاضمہ ہیں ایسے نئے دور کے امیر
کھینچتی ہے بات کبھی سفلہ رذیل سے؟

Scanned by CamScanner

اگلی ہی صف میں ایسے مرا دوست تھا کھڑا
روزِ ازل سے جیسے مرا یہ حریف تھا
کیا اس پہ وار کرتا جو ہارا کھڑا تھا خود
اس ارتکابِ جرم پہ میں ہی خفیف تھا

○

مصلحت کا گوند ہونٹوں پر لگا کر جانے کیوں
دیکھ کر جبر و ستم خاموش رہتے ہیں امیر
جیسے شب میں ڈاکوؤں کے خوف سے گاؤں کے لوگ
خامشی کے ہو کے رہ جاتے ہیں بیچارے اسیر

○

مذہب بھی لوٹ مار میں مانع نہ ہو سکا
جیسے کہ رہزنوں کے خیالات ایک ہیں
اس طرح کالے دھندے میں سب کا ہے اشتراک
سب ڈاکوؤں کے گویا مفادات ایک ہیں

Scanned by CamScanner

ہوا کے رُخ پہ نہ کشتی چلی تو بھٹکے گی
کبھی وہ بادِ مخالف پہ چل نہیں سکتی
اسی طرح سے قیادت یہاں کی ہر لمحہ
رہے گی گو نیا چہرہ بدل نہیں سکتی

○

پہلے بھی اس گلی سے گذرتا نہ تھا کوئی
بھولے سے جو گیا وہی بے آبرو ہُوا
کتّے کے پالنے سے ترے مصلحت شناس
اچھا ہوا محلّہ فقیروں سے بچ گیا

○

ہیں ان کے چہروں کے اسوقت بھی حصار میں ہم
جو برسوں میرے رہے ہمخیال و ہم مکتب
عجیب جورِ بشر ہے یہ ملک کی تقسیم
کہ ساتھیوں کو بھی ہم سے رہا نہ کچھ مطلب!

rekhta

Scanned by CamScanner

افلاس کوئی جرم کرا دیتا ہے ہما سا
اس حالتِ مجبوری میں مفلس ہے، خطا کار؟
اک شغل ہو ہر جرم شب و روز ہی جن کا
اے منصفو! ان کو بھی تو ٹھہراؤ سزاوار؟

○

کیا قدر و منزلت تھی یہ غالب سے پوچھئے
جس کو بڑے خلوص سے تھا بوریا کہا
شاید کسی فقیر کے آنے کی تھی خبر
اور لطف یہ کہ گھر میں کوئی بوریا نہ تھا

○

سونا تو ہر اک حال میں سونا ہی رہے گا
ماتھے پہ حسینہ کے ہو یا زیرِ زمیں ہو
کشکول گدا میں ہو یا قصرِ شہی میں
آئے نہ اگر راس تو پھر زہرِ حسیں ہو

Scanned by CamScanner

فاقہ مستی میں بکی تلوار بھی اسلاف کی
مقبرہ اک بچ گیا گھر کی کفالت کے لئے
یہ بھی ڈھے جائے گا مفلس کے گھروندے کی طرح
ہاتھ میں پیسہ نہیں ہے اب مرمت کیلئے

○

عامل کے ذرا ایک اشارے پہ کوئی جن
جیسے کہ بوتل میں ہی چپ چاپ اتر جائے
ایسے ہی معمہ یہ کبھی حل نہیں ہوتا
مر کر یہ بشر جانے کہاں اور کدھر جائے؟

○

الاپتا ہے وہ قوال فارسی کی غزل
سمجھ رہا ہے جیسے ایک صوفی کارِ نیک
سوال یہ ہے وہ کیا خاک شعر سمجھے گا
تمام عمر نظر آیا جو انگوٹھا ٹیک

Scanned by CamScanner

کچھ شکستہ جھونپڑوں میں نور برسا رات بھر
ایک بلڈنگ کے چراغاں سے منور تھا پڑوس
صرف جس کا اس عمارت میں ہوا ہے خون تک
کیا کریں۔ روشنی چاٹے گا وہ بھوکا پڑوس؟

○

جس کی محنت سے گلستاں میں بہار آتی رہی
اُس کے آنگن میں کوئی غنچہ کھلا ملتا نہیں
جو کھلا کر ان بہاروں کو جلا ڈالے نہ یہ
جبکہ محنت کش کو محنت کا صلہ ملتا نہیں

○

جب اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ محکوم ہے،
پھر بغاوت پر اُتر آتا ہے انساں کا شعور
در بدر پھرتے ہوں جیسے آجکل خانہ بدوش
چاٹتا ہے دھول پھر یوں شہریاری کا غرور

Scanned by CamScanner

آج جن بچوں کے ذہنوں میں تعصب بھر دیا
آگ بن جائیں گے یہ معصوم کل ہو کر جواں
جبکہ بنیادوں میں ہی بارود بھر دی آپ نے
کون جانے کب دھماکے سے اُڑ جائے مکاں!

○

دست و بازو تو ہوئے شل مگر یہ زعم ہے
برف کی تلوار سے کاٹے گا دشمن کا یہ سر
کتنا ناداں ہے کہ جس کو یہ خبر تک بھی نہیں
برف کی شمشیر سے کٹتا نہیں کوئی بشر!

○

جب ملامت پہ اُترتا ہے ضمیرِ انساں
ضبط ہوتے نہیں اس بات پہ آنسو ایسے
جیسے محنت سے نبٹ کر رُخِ محنت کش پر
کچھ تھکاوٹ میں جھلکتی ہو نمی سی جیسے

Scanned by CamScanner

لباس فاخرہ پہنے ہوئے سکوٹر سے
کچلتا رُوندتا گذرا ہے ایسے لوگوں کو
کہ جلیاں والے ہیں جس طرح ظالم ڈرسن نے
کچل دیے تھے شقاوت سے بڑھ کے کالوں کو

○

سڑک پہ بیٹھا ہوا منتظر تھا اک بوڑھا
کہ اس کا بیٹا سفر سے پلٹ کے آئے گا
اُسے خبر نہ تھی اک دن فساد کی زد میں
سہارا اس کے بڑھاپے کا کٹ کے آئے گا

○

بہت شاداں بہت فرحاں بہت خوش
بہت نازاں سے اس ڈالر کے بل پر
گلے میں باہیں ڈالے ایک جوڑا
ادا سے جھومتا پھرتا ہے "ڈل" پر

Scanned by CamScanner

لاکھ اندر سے وہ مغموم رہا کرتا تھا
بزم احباب میں رہتا تھا بہار اں بن کر
قہقہے بانٹتا پھرتا تھا ہر اک حالت میں
یاد آیا ہے مجھے آج ہری چند اختر[1]

○

لیتے ہیں جنم جھونپڑوں میں مفلس سادہ
راس آئی ہے ان لوگوں کو محنت کی کمائی
گاؤں کی حویلی نے جنم جس کو دیا ہے
اس ڈاکو نے دیہات میں آفت ہے مچائی

○

ایک دڑبے میں ہوں جیسے بھیڑ بکری اَن گنت
ایک جھگی میں کئی رہتے ہوں جیسے خانداں
ٹھیک یوں ہی ایک گاؤں کی صورت ایک بس
جس میں ٹھونسے جا رہے ہوں مرد و زن پیر و جواں

[1] آنجہانی پنڈت ہری چند اختر ایم۔ اے

قُربِ آبادی کوئی بلا کتی کبھی کرتا نہیں
اِس تعفّن سے وہ انساں کو رکھا کرتا ہے دور
بعدِ مُردن جس طرح مُسلم کا لاشہ قبر میں
اپنی اس بدبو سے بستی کو کیا کرتا ہے دور

O

اندھیری رات۔ برفیلی ہوائیں، ہُو کا سنّاٹا
ابھی سُرمئی کہرے میں گاؤں اس طرح ڈوبا
کہ تخت و تاج سے محروم شہزادہ کی نظروں میں
ہو جیسے ہر طرح سے تیرہ و تاریک یہ دُنیا

O

بحرِ ظلمات میں یوں کود پڑا ہے قاسم[1]
جیسے ظلمات کے پردوں سے نکالے گا یہ نور
اور اس نور سے کر دے گا ہر اک گوشے کو
تحفۂ علم و ہنر۔ جہد و عمل سے بھرپور!

[1] ڈاکٹر ظہور قاسم علیگ ۱۹۸۲ء میں جنھوں نے قطب جنوبی کی مہم سر کی۔

اِس ترقی کے زمانے میں بھی اک شمر صفت
سرِ مظلوم کو نیزہ پہ سجا کر نکلا
ابن حیدرؑ کی روایت کا بھرم باقی ہے
احتراماً نہ سہی سر تو اٹھا کر نکلا

○

بھوک کے عالم میں بھی مفلس نہیں یہ سوچتا
یہ کسی کو لوٹ کر بھوکا بنا سکتا نہیں
جس طرح اک شیر بھوکا مر تو سکتا ہے مگر
جو شکار ہو غیر کے ہاتھوں وہ کھا سکتا نہیں

○

یہ اک مزدور اور فنکار بھی تھا
فسادی نے اسے بھی مار ڈالا
نہ سوچا دیش کی صنعت گری کا
نکل جائے گا اس طرح دیوالا

Scanned by CamScanner

ہر مصیبت یوں ہی نہیں آتی ہے
آئینہ ساتھ لے کے آتی ہے
اس میں دوستوں کے چہروں کو
کون ہمدرد ہے، دکھاتی ہے

○

فائلوں میں دفن ہیں سرکار کے احکام یوں
سرد خانے میں کسی کی لاش جیسے ہو دھری
لاش کو تو کوئی وارث لے ہی جائے گا مگر
اور یہ فرمانِ جمہوری ہلیں گے بھی کبھی ؟

○

فرارِ زیست گھپاؤں کی سمت لے جائے
کوئی بھی مرد یہ بے ہمتی نہیں کرتا
مگر سوال یہ ذہنوں کو کھائے جاتا ہے
یہ کیسے زندہ ہے کیوں خودکشی نہیں کرتا

Scanned by CamScanner

اب ان غریبوں نے خرید! اس کا ہر سامان تک
اس حویلی کی نظر میں جو کہ بے مایہ رہے
اب کسی کو گڑگڑا کر یہ نہیں کہتے سُنا
اس حویلی کا ہمارے سر پہ بس سایہ رہے

○

قدرت کی طرف سے ہے امیری و فقیری
دونوں ہی بشر کو ہیں پرکھنے کی کسوٹی
بیشک ہیں یہ دونوں ہی مقامات خطرناک
وہ نخوتِ سرمایہ ہو یا مال سے دوری!

○

بدچلن کو دوستوں نے کر دیا دیوالیہ
آج اس کی جیب میں باقی کوئی پائی نہیں
ایسے کترا کر نکل جاتے ہیں احبابِ قدیم
جیسے اِس بدبخت سے کوئی شناسائی نہیں

Scanned by CamScanner

اک دبدبہ و شان اک ہیبت دلوں پہ تھی
وہ مطلق العنان کہ جو لاٹ رہے ہیں
کہتے ہیں اسے وقت کے تھپیڑ کی شرارت
سوچا نہیں ہم بو یا ہوا کاٹ رہے ہیں

○

شیشہ کے مکانوں میں مقید ہیں بڑے لوگ
ہر خطرہ و آفات سے محفوظ ہوں جیسے
معلوم نہیں سنگِ غضبناک کی شوخی
کس طرح مکانوں کے اُڑاتی ہے پرخچے!

○

غالب نے دست بستہ یہ اک دوست سے کہا
فدوی سے آپ آکے دُعائیں تو لیجئے
آنے کو روز آیئے لیکن جناب من!
مسجد کے زیرِ سایہ ملاقات کیجئے

Scanned by CamScanner

کرفیو کے بعد جیسے شہر میں ہر اک طرف
ڈھونڈنے سے اک حسیں منظر کہیں ملتا نہیں
یوں دلوں کے پار خنجر ان گنت دیکھے گئے
پر کسی کے ہاتھ میں خنجر کہیں ملتا نہیں

○

رئیسِ شہر کا بیت الخلا بھی شاہانہ
کہ جس پہ رنگ محل کا گمان ہوتا ہے
مگر غریب کی قسمت کا حال کیا کہیے
شکستہ دل کا شکستہ مکان ہوتا ہے

○

درختوں کو اڑا دیتی ہے آندھی غیض میں آکر
مگر مکڑی کے جالے کو اڑانا غیر ممکن ہے
ستاروں کی طرف جو بڑھ رہا ہے عزم و ہمت سے
قدم اس شخص کا پیچھے ہٹانا غیر ممکن ہے

Scanned by CamScanner

اتنا بھی پوچھنے کا ہمیں حق نہیں ہے کیا
اے منصفو! بتاؤ کہاں آج بسہ گیا؟
کچھ بے قصور داخلِ زنداں تو ہو گئے
لیکن یہ کیا ہوا ہے کہ بلوائی بچ گیا؟

○

جب کوئی تہوار آتا ہے خوشی کے نام پر
دل کو ان دیکھا سا اک دھڑکا لگا رہتا ہے یوں
اس خوشی کے وقت اگر دشمنانِ ملک و قوم
نامِ مذہب پر نہ کر ڈالیں کہیں پھر قتل و خوں؟

○

دولت سے مالا مال تھا بے فکر و مطمئن
پھر بھی وہ دھنا سیٹھ عجب مخمصے میں تھا
جب دم نکل رہا تھا تو اللہ کی پناہ!
وہ جاں کنی کے وقت بڑے مرحلے میں تھا

Scanned by CamScanner

کل عید ہے بچّوں کو خوشی ہے بیحد
اور باپ کا اُترا ہوا چہرا ایسے
بے کفن لاشہ پہ افلاس سے چھپا ہے
یہی اک زخم ہے احساس میں گہرا ایسے

○

ہیروں سے شبِ تار منوّر نہیں ہوتی
آئینہ سے شہروں کا اندھیرا کبھی چھٹا ہے؟
اشکوں سے چراغاں کبھی دیکھا نہیں ہم نے
جگنو کے چمکنے سے اُجالا کبھی ہُوا ہے؟

○

اک سوچ میں چپ چاپ سی ماں رہتی ہے ہر دم
مدّت سے کہیں باپ بھی کھُل کر نہ ہنسا ہے
اک دخترِ نادار کا یہ بارِ گراں سا
اک زندہ جنازہ ہے کہ جو گھر میں دھرا ہے

Scanned by CamScanner

لباسِ فاخرہ اونچے مکان کا مالک
سلیقہ اور تمیز و زباں کا قاتل ہے
ہوئی جو گفتگو احساس کانپ کانپ اٹھا
کھلا یہ راز یہ شخص کورا جاہل ہے

○

قتل و خوں جن کا شیوہ رہا عمر بھر
وہ جو قتل گاہوں میں دیکھے گئے
ان کا کردار معیوب ہو تو رہے
آج وہ سربراہوں میں دیکھے گئے

○

آگ بو کر چلے ہو کھیتوں میں
زہر کی فصل کل کو کاٹو گے
مفسدو زہر کے بجائے تم
کیا یہ ممکن ہے شہد چاٹو گے؟

اپنے شوہر سے دُور ہو کر
بدکلامی پہ جب اُترتی ہے
ایسی عورت طلاق کے کاغذ
یاد رکھو تلاش کرتی ہے!

○

قیام کیسا کہاں کا سفر حضر بھی نہیں
مگر وہ پھر بھی عجب مستقر میں رہتا ہے
وہ دل سے دور نہ دل کے قریب ہے لیکن
جو نور بن کے ہماری نظر میں رہتا ہے

○

اب اس سے بڑھ کے بخیلی بھی اور کیا ہو گی
جو ایک بلب بھی ظالم جلا نہیں سکتا
تمام شہر کو روشن وہ کیا بنائے گا؟
جو ایک گلی کو بھی روشن بنا نہیں سکتا!

rekhta

Scanned by CamScanner

جو حال پوچھنے جھگی میں آ گیا نیتا
ہوئی غریبوں پہ اس کی عنایتیں کیا کیا
پھر اگلے روز وہاں جھگیوں کی راکھ ملی
نہ پوچھئے وہاں لوٹیں قیامتیں کیا کیا

○

لوٹتی رات۔ ڈوبتے تارے
کوئی آہٹ نہ چپ ہے نہ ہے آواز
ایسے عالم میں ایک جواں بیوہ
آنسوؤں سے کرے ہے راز و نیاز!

○

نہ جانے کتنے شب و روز بیقرار رہے
وہ جس نظر سے یہ اک حادثہ گذرتا ہے
مگر یہ قاتل و سفاک سوچتا ہی نہیں
کہ اس کے چاقو سے انسان کیسے مرتا ہے!

Scanned by CamScanner

غلط ہو یا کہ صحیح ہو یا پھر ہو وہ گمراہ
خدا کے بندو تمہیں یہ سجھائی دیتا ہے
کہاں کہاں یہ قدم رہبروں کے بہکے ہیں
ہر ایک حال میں یہ تو دکھائی دیتا ہے!

○

خیرات میں بارود عطا کرتے ہیں شیطاں
یہ بھوک مٹانے کا ہے دستور نرالا
ممکن ہے کہ یہ معرکہ بارود سے سر ہو
بھوکوں کی زبانوں کو ہی لگ جائے دو تالا

○

ٹوپی بدل کی پارٹی تو مشہور تھی مگر
پھر اس کے بعد ملک بدل کی ہوا چلی
اور اندنوں ضمیر فروشی بھی عام ہے
اب پارٹی بدلنے کی یارو وبا چلی

Scanned by CamScanner

عجب دورِ خودی ہے انا کا عالم ہے
نہ وہ نقیب نہ وہ شانِ ظلِّ سبحانی
جسے بھی دیکھئے وہ سر اُٹھا کے چلتا ہے
یہ خود سروں کے لئے بن گئی پریشانی

○

نہ گفتگو کا سلیقہ نہ ہے شعورِ لباس
کمال یہ ہے کہ کہتا ہے خود کو تیموری
پھر اس پہ طرّہ کہ ہم اس کا احترام کریں
وہ جانتا نہیں۔ ہے آج دورِ جمہوری!

○

جن کے سایہ سے بھی انسان لرز جاتا تھا
ان کا وہ خوف نہیں آج نہ سایہ باقی
ہیں کہاں اب وہ ستمگار وہ ظالم دیکھو!
کل بھی اللہ تھا اور آج بھی اللہ باقی

Scanned by CamScanner

رات کو اپنے بلوں میں آ کے سوتے ہیں مدام
اس طرح کیڑے مکوڑے بھی نہیں خانہ خراب
اور انساں ہے کہ پھر نقلِ مکانی الحذر!
پہلے بھی تقسیم کا ٹوٹا ہے ان پر اک عذاب

○

ہزار اونچے مکانوں کا شہر ہے لیکن
وہ ایک اڑتا کبوتر مکان بھولا نہیں
ادھر یہ حضرتِ انساں جسے قرار نہیں
کہ آج اور کہیں ہے تو کل ہے اور کہیں

○

ایک محنت کش شکارِ حادثہ جو ہو گیا
تھی اسی کے دم سے اس گھر کی کفالت دوستو
مجھ کو اس انصاف کو اندھیرا کہنے دیجئے
چھوڑ دے لیکر پولیس ملزم سے رشوت دوستو

Scanned by CamScanner

کتنے جابروں کو دیکھا ہے
گردشِ وقت پیس دیتی ہے
ان کی یہ بے بسی خدا کی پناہ !
دردمندوں کو ٹیس دیتی ہے

○

پھول پھل سایہ جو دیتا تھا شجر دینے دو
کیا ہوا اس کو اگر جڑ سے اڑا دیتے ہیں
آج کا دور تو اک دورِ ستمرانی ہے
آج انسان کا سر دھڑ سے اُڑا دیتے ہیں

○

جسے صورت شناسی تک نہیں ہے
دِلوں کے حال کی اس کو خبر کیا
ہے ذرّوں کی چمک سے جو پریشاں
ستاروں سے مِلائے گا نظر کیا!

Scanned by CamScanner

کتنے جابروں کو دیکھا ہے
گردشِ وقت پیس دیتی ہے
ان کی یہ بے بسی خدا کی پناہ !
دردمندوں کو ٹیس دیتی ہے

○

پھول پھل سایہ جو دیتا تھا شجر دینے دو
کیا ہوا اس کو اگر جڑ سے اڑا دیتے ہیں
آج کا دور تو اک دورِ ستمرانی ہے
آج انسان کا سر دھڑ سے اُڑا دیتے ہیں

○

جسے صورت شناسی تک نہیں ہے
دِلوں کے حال کی اس کو خبر کیا
ہے ذرّوں کی چمک سے جو پریشاں
ستاروں سے مِلائے گا نظر کیا!

Scanned by CamScanner

بجا کہ محلوں کے فانوس ہو گئے چوپٹ
مگر گھروندوں میں اب بھی چراغ جلتے ہیں
جنھیں یہ چڑ تھی کہ جمہوریت نہ پنپے یہاں
وہی عوام کے سانچے میں آج ڈھلتے ہیں

○

تاکہ فاقہ کشی کھل جائے نہ ہمسایہ پر
شام سے چولھے کو ہم گرم بنا دیتے ہیں
اور اسلاف کے قصّے ہی سُنا کر اکثر
اپنے معصوموں کو بہلا کے سُلا دیتے ہیں

○

جوہری ہتھیار سے سہما ہُوا ہے ہر بشر
جانے دُنیا پہ گیا گذرے اس کے استعمال سے
اک ذرا سی گیس نے ڈھا دی قیامت الاماں!
جنگ بازو کیا سبق حاصل کیا بھوپال سے؟

Scanned by CamScanner

اب ستارے ڈوبتے جاتے ہیں لو وہ پو پھٹی
ملگجے ٹھہرے ہیں ڈوبا ہے مسوری کا سماں
موسمِ سرما کی دھندلی چاندنی میں رات کو
سُرمئی لگتے ہیں جیسے گاؤں کے کچّے مکاں

○

بچا لو ظالمو! طاقت اگر ہے
تشدّد یوں سنبھالا لے رہا ہے
کہ جیسے ڈوبتا طوفاں کی زد میں
وہ ڈوبا وہ اچھالا لے رہا ہے

○

کوئی ہمسایہ جب ہجرت کرتا ہے
میری آنکھوں سے جھڑی لگتی ہے یوں
جیسے ماں اپنے پسر کی موت پر
مدّتوں تک روز و شب روتی ہے خوں

Scanned by CamScanner

بچالو ظالمو! طاقت اگر ہے
تشدّد یوں سنبھالا لے رہا ہے
کہ جیسے ڈوبتا طوفاں کی زد میں
وہ ڈوبا وہ اُچھالا لے رہا ہے

○

کتنے ہمراز ہمخیال رہے۔
کتنے لوگوں سے ہے شناسائی
پھر بھی ہر چہرہ یوں بنا ہے راز
جس طرح ہو کنویں کی گہرائی

○

بر وقت اذاں پڑھتا ہے ہر حال میں آخرؔ
حیراں ہوں کہ مدّت سے یہ ناغہ نہیں کرتا
لیکن یہ ابھی راز معمّہ ہی بنا ہے
یہ بھول کے اک وقت بھی سجدا نہیں کرتا

Scanned by CamScanner

ـلہ میرے پڑوس کا ایک محتاج جو ہر حال میں
اذانیں پڑھتا ہے لیکن بے وضو ہی
اور جس طرف رُخ ہوتا ہے بیٹھ کر
اذانیں پڑھتا ہے۔ ک۔!

○

چور بازاری سے تنگ آکر بغاوت کر نہ دیں
زر پرستو! دیکھ لو! یہ سر بکف پھرتے ہیں لوگ
کوئی شے اب وقت پر بازار میں ملتی نہیں
اسقدر افراطِ زر ہے زر بکف پھرتے ہیں لوگ

○

ایک انسان میں نے دیکھا کل
جیسے مٹکوں کا ہو زمیں پہ محل
میں سمجھتا تھا اک عجوبہ جسے
لوگ کہتے ہیں اس کو تلسی مل

Scanned by CamScanner

یہ قتل و خوں یہ فسادات رہزنی کا چلن
معاشرے میں ہمارے یہ زخم گہرے ہیں
ہے کس کے پاس بتاؤ تو اندنوں انصاف
ہمارے عہد کے منصف تو گونگے بہرے ہیں

○

جنھیں تمہاری قیادت نصیب ہوتی ہے
وہ واقفِ ہنرِ کارواں نہیں ہوتے
ہمارے عزم و یقیں کو اٹھو سلام کرو
تمہارے حوصلے کیسے جواں نہیں ہوتے؟

○

کل کے ظالم اور مفسد اس عوامی دور میں
وقت کے سانچے میں ڈھل کر یوں بدل لیتے ہیں روپ
موسم گرما میں گرم اور عالم سرما میں سرد
موسموں کے ساتھ ہی بدلے تپش جس طرح دھوپ

Scanned by CamScanner

لباس فاخرہ پہنو۔ سفید پوش رہو
ہر اک طور بھرم اور بلند نام رہے
اگرچہ قرض کے انبار سے بھی دب جاؤ
حضور آپ کا دھندہ یہ صبح و شام رہے

○

لاکھ طوفاں اٹھیں سیلاب آئیں
کبھی ساحل نہیں بہتا لوگو
کوئی حق گو کسی لالچ کے لئے
بات ناحق نہیں کہتا لوگو

○

روبرو انگریز کے خم ٹھونک کر
جس نے کی ہے انقلابی شاعری
کون وہ مردِ مجاہد وہ جری
ہاں وہی علامہ انور صابری[1]

[1] علامہ انور صابری دیوبندی مرحوم

Scanned by CamScanner

زندگی تو ہے اک واضح کتاب اے غافل
ہر کوئی اس کو پڑھے یہ ہے خدا کی توفیق
اسقدر علم و بصیرت پہ تو نازاں کیوں ہے؟
تجھ کو ذرّہ کی حقیقت کی نہیں ہے تحقیق!

○

محنت کشی میں طاق تھے خستہ حال لوگ
ان کے سروں سے مانا کہ فاقے گذر گئے
شاہِ جہاں کے روبرو لافانی تاج محل
اپنی جفا کشی کے سہارے پہ دھر گئے

○

سُرمئی شب میں شلا جیتی گھروندوں کے مکیں
دیکھ لو سوتے ہیں محنت کش بڑے آرام سے
اور اک یو۔ بی۔ پی۔ اپنے محافظ کی طرح
اپنے بنگلہ میں بھی چونک اٹھتا ہے خوابِ خام سے

Scanned by CamScanner

آج پر موقوف کیا ہے ننگاپن پہلے بھی تھا
کاغذی ہے پیرہن غالب۔ اشارہ کر گئے
کیا فرنگی ساتھ یہ عُریانیاں بھی لائے تھے؟
اور یہ فیشن ہمارے ہی سروں پر دھر گئے!

○

سوچیئے تاج[1] کا یہ بھی تو بدل ہو سکتا ہے
ایک سرخاب کا پر ٹوپی میں ٹانکا جائے
کیا ہوا اگر وہ تحکم کا اب ہنٹر نہ رہا
بیکس ہمسایہ کو ڈنڈے ہی سے ہانکا جائے

○

ہر کوئی ابن بطوطہ[2] ہو ضروری تو نہیں
کہتے ہوں گے سیّاحت اسے چھوڑو بھی
اپنے گھر کے ہی حدود اربعہ سے واقف نہیں لوگ
رہی دُنیا کی جو یہ وسعت اسے چھوڑو بھی

[1] تاج محل۔ آگرہ
س۔ ا

[2] مشہور عرب سیّاح
س۔ ا

نامِ مذہب پہ فسادات میں مرنے والو
کسی زردار کا لاشہ بھی سڑک پر دیکھا؟
اپنے مذہب سے انھیں بھی تو عقیدت ہو گی؟
ان کے بے گور و کفن جسم کا منظر دیکھا؟

○

کس مذہبی فساد میں مذہب کے ٹھیکیدار
میدانِ کار زار میں کب سر بکف ملے
لیکن جب آیا مالِ غنیمت کا وقت تو
یہ رہزنوں کے ساتھ سدا صف بہ صف ملے

○

وہ نورِ عزم و یقیں۔ علم و آگہی کی شمع
اٹھا جو مکّہ سے لیکر خدا کا اک پیغام
تو رنگ و نسل کے جھگڑے غرورِ تاج و تبر
ہوئے زمانہ کی نظروں میں اک خیالِ خام!

Scanned by CamScanner

انقلاب آیا مگر یہ بھی نرالی بات ہے
شیش محلوں کے خداؤں پر ہی تھا ادبار کیوں؟
جھگیوں میں ایک بھی مزدور ڈوبا تک نہیں
یہ تو اک سیلاب تھا اس سے بچے نادار کیوں؟

○

کل جو پتھراؤ کیا تھا تو تعجب کیسا؟
اپنے بھی صحن میں آج آپ نے پتھر پایا
کبھی غالب نے اٹھایا تھا کسی پر پتھر
اور ناگاہ انھیں اپنا ہی سر یاد آیا

○

ایک بھی اینٹ نہ بچ پائی ہے نیلامی سے
اینٹ سے اینٹ حویلی کی بجا کر رکھ دی
اپنا افلاس چھپانے کو شہزادے نے
اپنے اجداد کی توقیر گھٹا کر رکھ دی

Scanned by CamScanner

جن کے مدّاح اب بھی ہیں شاعر
ناخدائے سخن جو میسّر ہوئے
غالب و جوشؔ اور فراقؔ و جگرؔ
ان کے شعروں کے سب اسیر ہوئے

○

بے نور و سیہ پوش ہیں فانوس محل کے
دربار کی وہ شان نہ وہ ہیبتِ شاہی
ان لوگوں کی آوازمیں اب رعب نہیں ہے
ہر حکم تھا جن کا کبھی فرمانِ الٰہی!

○

ہے تنگ نظر آج کا بدخواہ مؤرّخ
تاریخ سے بہتر تو ہے پڑھ لو کوئی ناول
اِس دور کی تاریخ یہ کہتی ہے عجب بات
تھا شاہ جہانگیر بڑا جابر و قاتل

Scanned by CamScanner

اس بات کو چھوڑو کبھی وہ اور زمانہ تھا
جب بندۂ مولا کو آتی نہ تھی رُوباہی
اس دور میں چالاکی ہے عجز و حیا ایسے
جیسے کہ گھروندوں میں دن میں بھی رہے سیاہی

○

اسلام نشانہ پہ ہے ہندو پہ بھی حملہ
سکھوں پہ بھی کرتے ہیں شب روز یہ تنقید
مذہب سے سروکار نہیں فتنہ گروں کو
حاصل ہے انھیں غیر کی امداد و تائید

○

وہ خانہ بدوشی ہو چاہے فاقہ کشی ہو
انساں کو پرکھنے کی یہ دونوں ہیں کسوٹی
فاقہ میں بھی نادار تو ہوتا نہیں مجرم
زردار تو ہر طرح سے پا لیتا ہے روٹی

Scanned by CamScanner

ہر شمع وطن بڑھ کے بجھا دیتے ہیں غدّار
اغیار کے محلوں میں جلا دیتے ہیں فانوس
ان لوگوں کا ایمان ہے بازار کی اشیاء
سکّوں کے عوض بن گئے اپنوں ہی میں جاسوس

○

گھوڑے پہ سوالی کوئی ہاتھی پہ گدا گر
رکشہ میں بھی پھرتے ہیں شب و روز بھکاری
کشکول ہے ہاتھوں میں نہ جھولی ہے نہ کاسہ
اب کس کو بھکاری کہیں اور کس کو مداری

○

تھا تیغ و سناں اک دن اقبالؔ کا فرمانا
اب جوہری بم اوّل اور تیغ و تبر آخر
یا خلدِ بریں ہوگی یا نارِ سقر دنیا
کیا رنگ دکھاتی ہے ایجادِ بشر آخر

Scanned by CamScanner

اب بھی دروازوں پہ پردے ہیں کواڑوں کی جگہ
کچی دیواروں پہ چھپّر ، سر چھپانے کے لئے
وعدۂ ام۔پی کے اب بھی منتظر
جو تنک کر کہہ گئے تھے گھر بنانے کے لئے

○

تیغ و تبر کا دور کبھی کا گذر گیا
ابتو بتا ہے کار بم اک آن میں ڈھلے
ہر فتنہ گر کے ہاتھ میں دیکھا جو ایک بم
ہٹلر نے جھک کے پوچھا کہ مرشد کہاں چلے؟

○

جیب خالی ہے مگر اتنے بھی قلّاش، نہیں
یہ بجا مال و جواہر نہیں کرتے تقسیم
ایک دولت تھی وہی بانٹ دی ہم نے گھر گھر
ختم ہوگی نہ کبھی نام ہے اس کا تعلیم

Scanned by CamScanner

دورِ اکبر ہو یا جہانگیری
پُرشکوہ تاج میں ذرا جھانکو
کیا یہ سب بادشاہ قاتل تھے؟
ایک لاٹھی سے سب کو مت ہانکو!

○

سونے کے ایک فلیٹ میں وہ قید کی گئی
مانا کہ وہ حسین تھی لیکن غریب تھی
ثابت ہوا، ہے حسن بھی اس کیلئے سزا
زردار نے خرید لی وہ بدنصیب تھی

○

روح و دل بے چین ہو جاتے ہیں کیوں
کیا گذر جاتی ہے اک اک سانس پر
سوچئے تو یہ سزا بھی کم نہیں
اک قیامت ہے ذرا سی پھانس پر

تاج محل۔ک۔۱۰

Scanned by CamScanner

ضبط غم کا شعور ہے ہم کو
اپنے ہی غم پہ مسکراتے ہیں
جیسے پردے پہ فلم کے جوکر
دوسروں کو ہنسائے جاتے ہیں

○

یہ مانا ہم نے فلک بوس ہیں فلیٹ
سکون جھگیوں جیسا کہاں سے پاؤ گے
سکون قلب و نظر شہر میں ہے جب عنقا
پلٹ کے گاؤں میں اک دن ضرور آؤ گے

○

بغاوت میں اگر ہو کامیابی
تو ہے وہ انقلاب بالحکومت
مگر جب انقلاب آتا نہیں راس
پھر اس کا نام پڑتا ہے بغاوت

○

فٹ پاتھ پہ راہوں میں ابھی لوگ پڑے ہیں
بھوکے بھی ہیں کپڑوں میں بھی پیوند جڑے ہیں
یہ وقت کے حالات بدل دیں تو عجب کیا
ہاتھوں میں لئے امن کا پرچم جو کھڑے ہیں

Scanned by CamScanner

rekhta

Scanned by CamScanner

خطا۔ نسیان سے مرکّب ہوں
یعنی انسان سے ملقّب ہوں
لوگ کہتے ہیں میں بھی ہوں فنکار
میں سمجھتا ہوں طفلِ مکتب ہوں

○

اپنے افکار لے کے آیا ہوں
تازہ اشعار لے کے آیا ہوں
ہیں تو کانٹے بھی ساتھ میں لیکن
ہنستا گلزار لے کے آیا ہوں

○

دردِ فرقت سمجھ میں آتا ہے
کیا ہے غربت سمجھ میں آتا ہے
جب وطن سے میں دور رہتا ہوں
رازِ جنّت سمجھ میں آتا ہے

Scanned by CamScanner

کیسے نفرت کے گیت گاؤ گے
کہاں الفت سے بچ کے جاؤ گے
تم عداوت کی بجلیوں سے اب
ہم بھی دیکھیں گے کیا جلاؤ گے!

○

ہم محبت کی راہ کیوں چھوڑیں
یعنی جنت کی راہ کیوں چھوڑیں
بغض و نفرت تو آگ ہے یارو!
آؤ الفت کی راہ کیوں چھوڑیں

○

ایسے انسان کم ہی ہوتے ہیں
جان انسان پر جو کھوتے ہیں
دم غنیمت ہے ایسے لوگوں کا
غیر کے غم پہ جو بھی روتے ہیں

Scanned by CamScanner

ذکر کرتے ہیں کیوں شرارت کا
زہر بھرتے ہیں کیوں عداوت کا
کیا غضب ہے کہ رہبرانِ قوم
درس دیتے نہیں اخوّت کا!

○

دوستی سے تمھیں جو نفرت ہے
دشمنی سے تمھیں محبّت ہے
ایک بات مجھ کو بتلا دو
دوستی میں ہی کیا قباحت ہے؟

○

ظالمانہ نظام مُردہ باد
جابرانہ نظام مُردہ باد
دورِ جمہوریت مبارک ہو
آمرانہ نظام مُردہ باد!

rekhta

Scanned by CamScanner

وہ پُرانا نظام بدلا ہے
ظلم کا اہتمام بدلا ہے
نہیں اب خوف تاجداروں کا.
اب مزاجِ عوام بدلا ہے

○

وہ مسرّت ہی کیا جو عام نہ ہو
وہ محبّت ہی کیا جو عام نہ ہو
دوستو عشرتیں ہوں کیوں مخصوص
ایسی راحت ہی کیا جو عام نہ ہو

○

نور لے کر اب آؤ گے کب تک
تیرگی کو مٹاؤ گے کب تک
ظلمتوں کی مہیب راہوں میں
شمعِ الفت جلاؤ گے کب تک

Scanned by CamScanner

بختِ تیرہ کو روشنی دیدو
غمزدوں کو بھی اب خوشی دیدو
جو سسکتے ہیں زندگی کے لئے
ایسے لوگوں کو زندگی دے دو

○

جو بھی حسّاس لوگ ہوتے ہیں
خوابِ راحت میں کب وہ سوتے ہیں
اپنے ہر رنج و درد کو تج کر
اہلِ دُنیا کے غم میں روتے ہیں

○

خدمتِ قوم جو بھی کرتے ہیں
ہر مصیبت سے جو گذرتے ہیں
یہ ہے انجام ایسے لوگوں کا
بھوک سے ان کے بچّے مرتے ہیں

Scanned by CamScanner

آج دولت پہ مسکراتا ہے
شان و شوکت پہ مسکراتا ہے
کل نہ افلاس مجھ کو ڈس جائے
تو جو غربت پہ مسکراتا ہے

○

کچھ تو مشکل میں رو ہی جاتے ہیں
کچھ مصائب میں کھو ہی جاتے ہیں
اور جو ہمّت سے کام لیں۔ اُن کے
کام آسان ہو ہی جاتے ہیں

○

ایک مفلس کہ ہے پڑھا لکھّا
بڑھ کے اک دن وزیر ہوتا ہے
اور اَن پڑھ امیرزادہ کبھی
گھٹتے گھٹتے فقیر ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

دوستو وقت کا تقاضا ہے
تم نے اس بات پر بھی سوچا ہے
کتنے شیطان مات کھاتے ہیں
جب کوئی مدرسہ بناتا ہے

○

دل کی اک بات لب پہ آتی ہے
جو کہ پہروں مجھے رُلاتی ہے
کیسے ان پڑھ جہاں میں جیتے ہیں
یہی اک بات بس ستاتی ہے

○

کام کی بات ہم بتاتے ہیں
لوگ سر پہ انھیں بٹھاتے ہیں
وہ جیالے جو دوسروں کے لئے
آگ میں بڑھ کے کود جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

مفلسی پر کسی کی ہنس دینا
بے زری پر کسی کی ہنس دینا
یہ شرافت نہیں رذالت ہے
بے بسی پر کسی کی ہنس دینا

○

دوستو! دوستی کی بات کرو
اب نہ تم دشمنی کی بات کرو
جس میں ہر آدمی رہے مسرور
آؤ اس زندگی کی بات کرو!

○

دردِ انساں کا احترام کرو
چشمِ گریاں کا احترام کرو
رونے والوں پہ مت ہنسو یارو!
دلِ ناداں کا احترام کرو!!

rekhta

Scanned by CamScanner

حیاتِ انساں کی گاہے شُول بھی ہے
اور گاہے شگفتہ پھُول بھی ہے
حادثاتِ جہاں سے ٹکراؤ!
زندہ رہنے کا یہ اصول بھی ہے

○

شکوۂ زیست؟ ماتمِ تقدیر؟
یہ تو انسانیت کی ہے تحقیر
عزمِ فرہاد لے کے گر اٹھو
کوئی مشکل نہیں ہے جوئے شیر!

○

رفعتوں کی چٹان بن جاؤ
عظمتوں کا نشان بن جاؤ
دوستو اب بذاتِ خود تم ہی
پنج سالہ پلان بن جاؤ

Scanned by CamScanner

وقت آیا ہے قومی خدمت کا
نیک مصرف یہی ہے دولت کا
آؤ مل جُل کے کامیاب کریں
پنج سالہ پلان بھارت کا

○

تاجداروں پہ رُونا آتا ہے
شہریاروں پہ رُونا آتا ہے
چارہ گر تھے جو اک زمانہ کے
ان بچاروں پہ رُونا آتا ہے

○

جن کو انسانیت بھی پیاری ہے
مشغلہ ان کا غمگساری ہے
ان کی آواز میں ہے یہ طاقت
بادشاہوں پہ لرزہ طاری ہے

Scanned by CamScanner

دو قدم بھی نہ چلنے پاتے تھے
جو غلامی میں ہانپ جاتے تھے
اب ستاروں کی بات کرتے ہیں
جو بُلندی سے خوف کھاتے تھے

○

جب سے آزاد ہو گئے ہم لوگ
کتنے دلشاد ہو گئے ہم لوگ
ہو کے آزاد پھر ہوا محسوس
جیسے آباد ہو گئے ہم لوگ

○

مفسدوں کا مآل یہ ہے بس
ظالموں کا مآل یہ ہے بس
کل تھے مختار - آج ہیں مجبُور
جابروں کا مآل یہ ہے بس

rekhta

Scanned by CamScanner

کتنے منصور دار پر لٹکے
کتنے مجبور دار پر لٹکے
پھر کہیں جا کے ہم ہوئے آزاد
لاکھ مقہور دار پر لٹکے

○

اشک پلکوں پہ جب اُتر آئے
چوٹ دل کی اُبھر اُبھر آئے
رُوحِ احساس کانپ جاتی ہے
جب کوئی فاقہ کش نظر آئے

○

یوں جلائیں گے محبّت کے چراغ
خود بجھیں گے بغض نفرت کے چراغ
ہم بھی دیکھیں گے کہ کب تک مفسدو!
تم جلاؤ گے عداوت کے چراغ

Scanned by CamScanner

آج بنتے ہو پرستارِ وطن؟
کس طرح کہہ دوں تمہیں یارِ وطن؟
چند سکوں اور خطابوں کے لئے
کی بغاوت تم ہو غدّارِ وطن!

○

کلی کے دل کی نزاکت بھی لوٹ لیتے ہیں
گُلوں کی شوخی و نکہت بھی لوٹ لیتے ہیں
مرے چمن میں کچھ ایسے بھی باغباں ہیں کبھی
بہارِ نو کی مسرت بھی لوٹ لیتے ہیں

○

خودی عشق کی عظمت کو بیچ دیتے ہیں
غرورِ حسن کی رفعت کو بیچ دیتے ہیں
نہ جانے کیسی محبت ہے آجکل رائج
کہ لوگ پاسِ محبت کو بیچ دیتے ہیں

Scanned by CamScanner

ذہن محکوم رہ نہیں سکتے
قلب مغموم رہ نہیں سکتے
ظالمو! کان کھول کر سُن لو!
لوگ مظلوم رہ نہیں سکتے

○

اب تو دن رات ایسے آئیں گے
دورِ شاہی کو بھُول جائیں گے
بادشاہوں کے جبر کے قصّے
اپنے بچّوں کو ہم سُنائیں گے

○

بادشاہت کرے تو ہم جانیں
یہ خیانت کرے تو ہم جانیں
ایک انسان لاکھ ذہنوں پر
اب حکومت کریں تو ہم جانیں

Scanned by CamScanner

ظلم غیروں کے بھول جاتے ہیں
ہم محبت کے گیت گاتے ہیں
اپنا شیوہ ہے دوستی یارو!
دشمنوں کو گلے لگاتے ہیں

○

ظلِ رحماں سے کانپ جاتے تھے
یعنی سلطان سے کانپ جاتے تھے
ہائے کیسا وہ دور تھا یا رب!
ہم جب انساں سے کانپ جاتے تھے

○

صبح پُر نور کو ترستے تھے
شامِ مسرور کو ترستے تھے
اب بلا ہے سکون بھارت میں
دورِ جمہور کو ترستے تھے۔

Scanned by CamScanner

آؤ دیکھو وہ سانپ جاتے ہیں
راہِ غم میں جو ہانپ جاتے ہیں
جن کی فطرت ہے جنگ بازی اور
امن عالم سے کانپ جاتے ہیں

○

نغمۂ امن ہم جو گاتے ہیں
دردِ انسانیت مٹاتے ہیں
جانے کیوں نامِ امن سے اب بھی
دشمنِ امن کانپ جاتے ہیں!

○

نعرۂ جنگ ۔ جنگ کا خطرہ
بس یہی رہ گیا ہے اک نعرہ؟
امن کے واسطے خدا کی قسم
ہم بہا دیں گے خون کا قطرہ!

rekhta

Scanned by CamScanner

وہ بھی دن اب خدا دکھائے گا
سر سے سودائے جنگ جائے گا
آرہا ہے زمانہ ایسا بھی
نعرۂ امن لب پہ آئے گا!

○

امن کیا؟ تاج کا تبسّم ہے
یہ اجنتا کا اک تکلّم ہے
امن گنگا ہے اذان ہے یارو
گا ہے ناقوس کا ترنّم ہے

○

امن پھولوں کی مسکراہٹ ہے
امن غنچوں کی مسکراہٹ ہے
مست خوشبو ہے باغِ عالم کی
یہ بہاروں کی مسکراہٹ ہے

Scanned by CamScanner

امن سورج ہے چاند تارا ہے
امن اللہ کو بھی پیارا ہے
جنگ دشمن ہے عیش و راحت کی
اب بتاؤ کسے گوارا ہے؟

○

جنگ غارتِ گر سکون بھی ہے
جنگ خنّاس بھی جنون بھی ہے
جنگ بازو کبھی خیال کیا؟
اس سے انسانیت کا خون بھی ہے!

○

ہم میں طاقت ہے رُوک دیں گے ہم
اتنی جرأت ہے رُوک دیں گے ہم
سر اُبھرنے نہ جنگ کا دیں گے
یہ تو لعنت ہے رُوک دیں گے ہم

Scanned by CamScanner

زیست رشکِ ارم بنے جو کہیں
اس جہنّم میں امن ہو جائے
ایسا کیوں حادثہ نہیں ہوتا؟
سارے عالم میں امن ہو جائے!

○

عیش قلب و جگر بہار نہ تھی
اور نورِ نظر بہار نہ تھی
اب سے پہلے مرے گلستاں میں
تھی مگر اسقدر بہار نہ تھی

○

ہاں مساوات کے نقیب ہیں ہم
دوست داری کے بھی قریب ہیں ہم
دشمنوں کو دعائیں دیتے ہیں
پوری دنیا کے یوں حبیب ہیں ہم

rekhta

Scanned by CamScanner

کبھی انسان کی عظمت سے لرز جاتا ہوں
کبھی انسان کی رفعت سے لرز جاتا ہوں
ایک انسان کا انسان گلا جب کاٹے
تو میں انسان کی ذلت سے لرز جاتا ہوں

○

نہ عداوت کا خمیر مقدم ہے
نہ جہالت کا خمیر مقدم ہے
ایشیائی عوام میں اب تو
بس محبت کا خمیر مقدم ہے

○

کیسے دُنیا رہے گی اب آباد
کیسے انسان اب رہیں دلشاد
آدمی آدمی سے ڈرتا ہے
آدمی آدمی کا ہے صیّاد!

Scanned by CamScanner

آدمی آدمی سے لرزاں ہے
زندگی زندگی سے لرزاں ہے
ہائے کیوں اعتماد ہے مفقود!
دوستی دوستی سے لرزاں ہے

○

ڈال دو پاؤں میں زنجیر، مگر یہ سوچو
پھیر دو حلق پہ شمشیر، مگر یہ سوچو
تم جو چاہو تو رکھو رسمِ تشدّد جاری
اتنے بے رحم ہیں کیوں دیر۔؟ مگر یہ سوچو!

○

حق کی آواز تلاطم سے دبی ہو تو کہو؟
کوئی حق بات تحکّم سے دبی ہو تو کہو؟
جس نے طوفانوں کے سینوں پہ بنائے ساحل
اس کی کشتی جو تلاطم سے دبی ہو تو کہو!

جانے دُنیا کو ہے کیوں آج مروّت سے گریز؟
ایک انسان کو انساں کی حمیّت سے گریز؟
ہائے انسان کو انساں سے محبّت نہ رہی
کس لیئے کرتا ہے انسان محبت سے گریز؟

○

یہ مرا دیس جو جنّت ہے جہنّم نہ بنے
گلشنِ عشرت و راحت ہے جہنّم نہ بنے
میں تو انساں کی عداوت سے لرز جاتا ہوں
یہ جو فردوسِ محبّت ہے جہنّم نہ بنے

○

جبکہ انسان میں خرابی ہے
دل میں اور جان میں خرابی ہے.
جس کے دل میں وطن سے نفرت ہے
اس کے ایمان میں خرابی ہے!

Scanned by CamScanner

جشنِ جمہور۔ مُبارک ہو تمہیں
عقل کا نور۔ مُبارک ہو تمہیں
شادمانی کے تقاضوں کا امیں
سچّا دستور۔ مُبارک ہو تمہیں

○

جشنِ جمہوریت۔ مناؤ آج
پھول کی طرح کِھلکھلاؤ آج
اک نئی شان اور پھبن کے ساتھ
آؤ مِل جُل کے گیت گاؤ آج!

○

اپنے گلشن پہ جو نہ مرتا ہو
سر ہتھیلی پہ جو نہ دھرتا ہو
وہ ہے غدّار۔ بے وفا۔ باغی!
جو وطن سے نہ پیار کرتا ہو

Scanned by CamScanner

اک طرف تیرگی کا رونا ہے
اور کہیں روشنی کا رونا ہے
یہ تو سب کچھ سہی مگر اے دوست!
مجھ کو تو آدمی کا رونا ہے!!

○

زندہ رہنے کا مجھ کو بھی حق ہے
میرے دم سے وطن میں رونق ہے
دیکھ کر مجھ کو آپ حیراں ہیں؟
اور چہرہ بھی آپ کا فق ہے؟

○

جن میں اخلاق اور نہ ہے تعلیم
ان میں دولت خدا نے کی تقسیم
آج کے دَورِ زر پرستی میں
کرنی پڑتی ہے ان کی بھی تعظیم!

Scanned by CamScanner

جانتا کون ہے شانِ درویش
کون سمجھے گا زبانِ درویش
اہلِ دل کوئی زمانے میں نہیں
کون سُنتا ہے فغانِ درویش"

○

خار و خس کو بہار کرکے چلو
ہر طرف لالہ زار کرکے چلو
راس آ جائے گی بہارِ چمن
غنچہ کو پیار کرکے چلو!

○

ظلم کو پیار کی چوکھٹ پہ جھکا دیتا ہے
حاکموں کو کبھی محکوم بنا دیتا ہے
ایک درویش اہنسا کا پجاری گاندھی[1]
گولیاں کھا کے تشدّد کو دبا دیتا ہے!

[1] مہاتما گاندھی شہیدِ وطن

Scanned by CamScanner

جب حقیقت کا خون ہونے لگے
حق کی عظمت کا خون ہونے لگے
پھر کوئی ابو الکلام[1] آتا ہے
جب شرافت کا خون ہونے لگے

○

ایسے نازک بھی لمحے آتے ہیں
دل تو روتا ہے مسکراتے ہیں
دوستوں کی خوشی کی محفل میں
اپنے ہر غم کو بھول جاتے ہیں

○

گر اصولوں سے ہلنا پڑتا ہے
پھول کی طرح کِھلنا پڑتا ہے
دل نہیں چاہتا مگر پھر بھی
کسی ظالم سے مِلنا پڑتا ہے

[1] امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ ک۔ ا

rekhta

Scanned by CamScanner

کیا بلندی ہے اور پستی ہے
ہمتوں کی کمی و بیشی ہے
عزم محکم کے ساتھ اگر اٹھو
کیا ہمالہ کی سر بلندی ہے!

○

جام و مینا۔ شراب۔ میخانے
کتنے رنگین ہیں یہ افسانے
اِن فریبوں میں ہم نہ آئیں گے
ہم ہیں حُسنِ عمل کے دیوانے!

○

تم ہمیں بے زباں سمجھتے ہو
گویا بے جسم و جاں سمجھتے ہو
"ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں"
پھر انساں کہاں سمجھتے ہو!

Scanned by CamScanner

ٹھوکریں کھاتے دربدر تنہا
کرتے پھرتے ہیں اب سفر تنہا
کل کے شاہوں کو آج دیکھو تو
پھر رہے ہیں نگر نگر تنہا!

O

ہر بدی کا مآل دیکھا ہے
ہم نے اس کا زوال دیکھا ہے
کوئی بتلائے اب بدی کا بھی
کوئی پُرسانِ حال دیکھا ہے؟

O

تم نے جو مال و زر ہے اپنایا
کالے ناگوں کا اس پہ ہے سایا
کرکے دیکھو اسے مُزکّیٰ تم
ختم پھر ہوگی جنگِ سرمایہ!

Scanned by CamScanner

بجلیوں کو نظر میں کیا لاتے
خوفِ صیّاد کس لئے کھاتے
جن کی قسمت میں ہے بہارِ دوام
وہ خزاں سے کہاں ہیں گھبراتے!

O

اے زر کے پرستار ترا کیا کہنا
دولت کے خریدار ترا کیا کہنا
ملک اور قوم کو نیلام کیا
دُنیا کے طلبگار۔ ترا کیا کہنا

O

کون دب کر کسی سے رہتا ہے
نہ کوئی جبر و ظلم سہتا ہے
یہ تو سب کچھ سہی مگر حق بات
علی الاعلان کون کہتا ہے!

Scanned by CamScanner

کیوں نہ اس دَور کی کریں تعظیم
قیصری ہو کے رہ گئی تقسیم
شہریاروں کے آگے سر خم ہو
دَورِ جمہور میں نہیں تسلیم!

○

جبر انساں کو رُوک دیتے ہیں
جوششِ طوفاں کو روک دیتے ہیں
جن کا عزم و یقیں مکمّل ہو
نبضِ دوراں کو روک دیتے ہیں!

○

آج پھر اشکبار آتے ہیں
قوم کے غمگسار آتے ہیں
ملک اور قوم کے سفینے کو
جانے کس گھاٹ اُتار آتے ہیں

Scanned by CamScanner

صاف گوئی خدا کی رحمت ہے
اس سے بڑھ کر نہ کوئی دولت ہے
لیکن اِس دَورِ فتنہ و شر میں
صاف گوئی بڑی مصیبت ہے

○

مجھ کو مُفسد کی چاہ ہو کیوں کر
اس سے کچھ رسم و راہ ہو کیوں کر
جس کا مسلک ہو فرقہ وارانہ
اس سے میرا نباہ ہو کیوں کر

○

نور کے بعد جیسے ظلمت ہو
ویسے راحت کے بعد کلفت ہو
تم مصیبت سے ڈر گئے یارو!
ہر مصیبت کے بعد راحت ہے

Scanned by CamScanner

ظالم پہ ہر اک طرح سے تنقید کریں گے
ہم اُسوۂ منصور کی تقلید کریں گے
ہم نے کسی عالم میں کسی جبر و ستم کی
تائید نہ کی اور نہ تائید کریں گے

○

آزاد اور پٹیل و نہرو عزیز ہے
گاندھی ہے جس کا نام وہ باپو عزیز ہے
کچھ ایسے شمر بھی ہیں مرے دیش میں ابھی
جن کو یزیدِ وقت وہ ناتھو عزیز ہے

○

دُنیا کو میں ہنساؤں اگر میرا بس چلے
ہر رنج و غم مٹاؤں اگر میرا بس چلے
دُنیا سے دُشمنی کو ہٹا کر بصد خلوص
جنت اسے بناؤں اگر میرا بس چلے

rekhta

Scanned by CamScanner

ہوتے ہی رہتے ہیں ہنگامے ہر سُو پیدا
روز ہی ہوتے ہیں چنگیز۔ ہلاکو پیدا
دوستو یاد رکھو امن کا داعی بنکر
کئی صدیوں میں ہوا کرتا ہے نہرو پیدا

○

جب کسی دور میں فرعون کوئی بنتا ہے
زعم باطل پہ اکڑتا ہے کبھی تنتا ہے
ایسے حالات میں وہ ملک بصد زعمِ خودی
کسی موسیٰ کو بڑے فخر سے پھر جنتا ہے

○

آپ سرمایہ دار ہیں معلوم
آپ کی لوح پر ہے سب مرقوم
آپ کی زندگی جہنّم ہے
آپ ہیں جب سکون سے محروم

Scanned by CamScanner

تم کو اس کی خبر نہیں شاید
ایک ہیجان بن ہی جاتے ہیں
چند قطرے جو مل کے چلتے ہیں
ایک طوفان بن ہی جاتے ہیں

○

انسان ابھی زندہ ہے یہ ہم کو یقیں ہے
کچھ بھی سہی اب تک یہ محبّت کا امیں ہے
ہم ایک تھے ہم ایک ہیں ہم ایک رہیں گے
یہ ملک ہمارا ابھی فردوس بریں ہے

○

فٹ پاتھ پہ راہوں میں ابھی لوگ پڑے ہیں
بھوکے بھی ہیں کپڑوں میں بھی پیوند جڑے ہیں
یہ وقت کے حالات بدل دیں تو عجب کیا
ہاتھوں میں لئے امن کا پرچم جو کھڑے ہیں

Scanned by CamScanner

ہیں لٹیروں کے نگہبان بڑے شاطر ہیں
غاصبوں کی طرفداری پہ وہ قادر ہیں
رہبرِ قوم بھی، کشتی کے کھوّیا بھی کبھی
ملک اور قوم کو لڑوانے میں جو ماہر ہیں

○

ذکرِ رسن و دار کوئی جرم نہیں ہے
حق بات کی تکرار کوئی جرم نہیں ہے
ہم وقت کے منصور ہیں حق بات کہیں گے
حق بات کا اظہار کوئی جرم نہیں ہے!

○

ہر ایک حادثہ پہ سدا مسکرائے ہیں
طوفان سے بھڑے ہیں تو منھ پھیر آئے ہیں
زندہ دلانِ وقت کے عزم و عمل کی خیر!
پہنچے ہیں چاند پر بھی تو پاؤں جمائے ہیں!!

Scanned by CamScanner

دردِ تنہائی

مَیں بہارِ دوام لیکر اب
ہر کلی کا خرام لیکر اب
آرہا ہوں تمہاری محفل میں
بوُئے گل کا پیام لیکر اب

○

قصّۂ غم سُنانے آیا ہوں
اہلِ دل کو رُلانے آیا ہوں
میں بھی آنکھوں کی راہ سے ہمدم
خون دل کا بہانے آیا ہوں

○

یوں تری بارگاہ سے گذرے
جس طرح مہر و ماہ سے گذرے
تیری قربت سے یہ ہوا محسُوس
جیسے جنّت کی راہ سے گذرے

Scanned by CamScanner

رنگ پھولوں کا گو نرالا ہے
خوب ہی ہم نے دیکھا بھالا ہے
دوستی کے حسین جنگل میں
ہنستے خاروں نے مار ڈالا ہے

○

زخم کھا کر بھی مسکرایا ہوں
ان کی محفل سے ہنستا آیا ہوں
دوستوں نے ہزار رنج دیئے
پھر بھی شکوہ نہ لب پہ لایا ہوں

○

بجھ گئے میری آرزو کے دیئے
وہ نہ آئے ہزار وعدے کیئے
میں شبِ غم کے دوش پر ابتک
اک جنازہ ہوں حسرتوں کا لیئے

rekhta

Scanned by CamScanner

جب بہاراں کا ذکر ہوتا ہے
حسنِ جاناں کا ذکر ہوتا ہے
بات رُکتی ہے اسکے ہونٹوں تک
جب گلستاں کا ذکر ہوتا ہے

○

روحِ مضطر بنائے رکھوں گا
خود کو کبتک جگائے رکھوں گا
تیرے وعدے کے ہیں جنازے کو
ہائے کب تک اٹھائے رکھوں گا

○

بزمِ انجم کے ماہ پاروں کو
شبِ غمِ زلیست کے سہاروں کو
جانے کس گھاٹ جاکے اُترے ہیں
کر رہا ہوں تلاش یاروں کو

rekhta

Scanned by CamScanner

چشمِ پُرنم پہ مسکراتا ہوں
دردِ پیہم پہ مسکراتا ہوں
کیا غمِ زیست۔ کیا غمِ جاناں
تلخیٔ غم پہ مسکراتا ہوں

○

دل پہ اک چوٹ رہ گیا سہہ کر
جتنے آنسو تھے رہ گئے بہہ کر
کیا خبر تھی وہ اتنے ظالم ہیں
سخت نادم ہوں حالِ دل کہہ کر

○

زیست میں درد و غم بھی شامل ہے
خندہ رُو چشمِ نم بھی شامل ہے
دل کی راحت سے یہ ہوا محسوس
زندگی میں الم بھی شامل ہے

Scanned by CamScanner

مجھ کو تیرا ملال کیا ہوتا
دل کو تیرا خیال کیا ہوتا
میں زمانے کے غم سے ہوں بے چین
تیرے غم سے نڈھال کیا ہوتا

○

دوستی میں جو غم اُٹھاتا ہے
کوئی شکوہ نہ لب پہ لاتا ہے
دوستی کیا ہے پوچھئے اس سے
زخم کھاکر جو مسکراتا ہے

○

زیست میں روشنی نہیں رہتی
زندگی میں خوشی نہیں رہتی
دوستی میں ذرا سی لغزش سے
دوستی دوستی نہیں رہتی!

Scanned by CamScanner

حالِ دل کی خبر مگر نہ ہوئی
ایک فریاد با اثر نہ ہوئی
مجھ کو تنہائیوں کے ناگوں نے
ڈس لیا ہے تجھے خبر نہ ہوئی

○

جو مرے غم پہ رُو دئیے اکثر
اپنے اوُسان کھو دیے اکثر
مجھ کو دیکھ کر فریب الفت کا
بیج نفرت کے بو دئیے اکثر

○

نہ میں شہرت پہ ناز کرتا ہوں
نہ میں دولت پہ ناز کرتا ہوں
میرے مولا گنہگار ہوں میں
تیری رحمت پہ ناز کرتا ہوں

Scanned by CamScanner

سخت طوفاں ہے تیز دھارا ہے
اور نزدیک تر کنارا ہے
تجھ کو پانے کی جستجو میں مجھے
ڈوب جانا ہی اب گوارا ہے

○

دل کو زخمی بنایا جاتا ہے
دوستوں کو ہنسایا جاتا ہے
اکثر احساس کے چراغوں میں
خون دل کا جلایا جاتا ہے

○

عیش و راحت لٹا کے آیا ہوں
دل کی دولت لٹا کے آیا ہوں
بھیگی پلکوں پہ ان کی یادیں ہیں!
ہر مسرت لٹا کے آیا ہوں

Scanned by CamScanner

دوستو! اب وطن کی بات کرو
عندلیبو! چمن کی بات کرو
مَیں نہ جس کو بھلا سکا اب تک
ہاں اسی انجمن کی بات کرو

○

رازداروں نے مار ڈالا ہے
غمگساروں نے مار ڈالا ہے
جن کے اخلاص کا میں قائل تھا
انہی یاروں نے مار ڈالا ہے

○

لب و عارض کی روشنی ہے کہاں
روئے تمکیں کی دلکشی ہے کہاں
جانے کیا ہو گیا تجھے اے دوست!
زندگی کی شگفتگی ہے کہاں؟

Scanned by CamScanner

نورِ آنکھوں کا کھو دیا اکثر
پیکرِ دل ڈبو دیا اکثر
گلعذاروں کے جرمِ رنگیں پر
دلِ حساس رُو دیا اکثر

○

گلِ شاداب کو ترستا ہوں
نورِ مہتاب کو ترستا ہوں
جن کے دم سے تھی زندگی شاداں
انہی احباب کو ترستا ہوں

○

یادِ احباب جو ذرا کم ہے
غمِ دوراں ہے رنجِ عالم ہے
کوئی عالم ہو دل نہیں مسرور
زندگی، زندگی کا ماتم ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

چاندنی رات۔ اور تنہائی
ایسے عالم میں روح گھبرائی
ہجر کی زندگی۔ خدا کی پناہ!
اس سے بہتر ہے قیدِ تنہائی

○

جانے کیوں راس آگئی منحوس
میں تو اس زندگی سے ہوں مایوس
ساری بستی اجڑ گئی جیسے
اس کے جاتے ہی یہ ہوا محسوس

○

اُسی رشکِ چمن کی بات کرو
غیرتِ نسترن کی بات کرو
مجھ سے چھیڑو نہ اور افسانہ
ہاں اُسی گلبدن کی بات کرو!

Scanned by CamScanner

رنج و غم کا وجود کچھ بھی نہیں
چشمِ نم کا وجود کچھ بھی نہیں
جب ستم ان کے بھول بیٹھا ہوں
پھر ستم کا وجود کچھ بھی نہیں

○

غم کے عنواں نے خودکشی کر لی
چشمِ گریاں نے خودکشی کر لی
اب تری جستجو بھی حیراں ہے
دل کے ارماں نے خودکشی کر لی

○

واقعی چشمِ نم نہ تھی لیکن
شدّتِ درد و غم نہ تھی لیکن
آپ بیحد خفا رہے مجھ سے۔
بات ایسی اہم نہ تھی لیکن

rekhta

Scanned by CamScanner

جبکہ آدمؑ نے کھا لیا دھوکہ
ایک عالم نے کھا لیا دھوکہ
کون شیطان سے بچ سکا ہوگا
آپ نے ہم نے کھا لیا دھوکہ

○

نور و نکہت کو کیا سمجھ بیٹھے
عین راحت کو کیا سمجھ بیٹھے
آہیں بھرنا ہی کیا محبّت ہے
تم محبّت کو کیا سمجھ بیٹھے

○

شاہراہوں پہ نور رقصاں ہے
چپّہ چپّہ پہ حسن تاباں ہے
کون اس رہگذار سے گذرا؟
ذرّہ ذرّہ جو آب درخشاں ہے!

Scanned by CamScanner

اُن کو پانے کی جستجو کیسی؟
سعیٔ پیہم یہ چار سو کیسی؟
جن کا مِلنا ہی کچھ نہیں آساں
دوستو! اُن کی آرزو کیسی؟

○

کتنی بے باک سی یہ جرأت ہے
آپ سے مجھ کو اک شکایت ہے
آپ کی یاد کیوں نہیں آتی؟
ایک مدّت سے مجھ کو حیرت ہے

○

غم میں ڈوبا ہُوا تکلّم ہے
نہ تبسّم نہ کچھ ترنّم ہے
حادثہ کیا ہوا نہ جانے آج
کیوں وہ جانِ حیات گُم صُم ہے؟

Scanned by CamScanner

مہر سے ماہ سے وہ گزرے ہوں
آہ سے واہ سے وہ گزرے ہوں
ذرّہ ذرّہ کا احترام کرو!
جانے کس راہ سے وہ گزرے ہوں

○

کیا بہاروں سے کہہ گئے اُس دن
پھول تکتے ہی رہ گئے اُس دن
سوئے گلشن جو مسکرائے تم
جانے کیا گل بھی سہہ گئے اُس دن

○

تو، تو اک بات کہہ گیا ہنس کر
اس الم کو میں سہہ گیا ہنس کر
تو بھی اب ساتھ چھوڑ بیٹھا ہے
غم کی راہوں میں رہ گیا ہنس کر

Scanned by CamScanner

اُن کے ظلم و ستم کو بھول گئے
واقعی رنج و الم کو بھول گئے
جبکہ اپنی خبر نہیں پھر کیا
اُن کے نقشِ قدم کو بھول گئے

○

تم بھی قائل ہو ظلم ڈھانے کے؟
تم بھی درپے مرے مٹانے کے؟
ایک پل میں بدل گئے تم بھی؟
"انقلابات ہیں زمانے کے!"

○

جو تھا دُشوار اب وہ آساں ہے
ان سے ملنے کا آج امکاں ہے
یہ تو سب کچھ ہے کیا کروں اے دوست!
اب طبیعت مری گریزاں سے ہے

Scanned by CamScanner

کب بہاروں میں دلکشی کم ہے؟
چاند تاروں میں روشنی کم ہے؟
اس تصور سے کانپ جاتا ہوں
یعنی میعادِ زندگی کم ہے

○

میری حالت پہ رحم فرماؤ
ظلمِ فرقت نہ مجھ پہ اب ڈھاؤ
یہ امانت ہے مشترک یوں بھی
آؤ تھوڑا سا درد لے جاؤ!

○

آج کی رات خوب ہی گاؤ
ساری محفل کو وجد میں لاؤ
اپنی خوشیوں کے ساتھ میرا بھی
قصۂ غم ذرا سا سُن جاؤ

Scanned by CamScanner

آج پھر اس کی یاد آئی ہے
آج پھر دل میں ہوک اٹھی ہے
اس کی فرقت عذاب ہے یارب!
روح مجروح دل بھی زخمی ہے

○

چاند تاروں سے رسم و راہ نہ کی
ماہ پاروں سے رسم و راہ نہ کی
جن کے اخلاص میں نمائش تھی
ایسے یاروں سے رسم و راہ نہ کی

○

جُرم اغیار پر ندامت ہے
کوئی روئے مجھے بھی رقّت ہے
میرے مولا! یہ کیسا دل بخشا؟
قلبِ حسّاس کیا مصیبت ہے

Scanned by CamScanner

دوستو! جن سے تم کو نفرت ہے
کیا نہیں وہ خدا کی خلقت ہے؟
ان کو سمجھوں حقیر؟ ارے توبہ!
ایسے لوگوں سے مجھ کو الفت ہے

○

میرے غم کی ہنسی اُڑاتے ہیں
چشم نم کی ہنسی اڑاتے ہیں
جو کیا تھا کرم بہ شکلِ درد
اُس کرم کی ہنسی اُڑاتے ہیں

○

جا کے ساحل سے لوٹ آیا ہوں
یعنی منزل سے لوٹ آیا ہوں
لب ترستے تھے گفتگو کو جہاں
ایسی محفل سے لوٹ آیا ہوں

Scanned by CamScanner

اشک بو کر ہوں مطمئن ایسا
یعنی رو کر ہوں مطمئن ایسا
جیسے اب کوئی غم نہیں مجھ کو
تجھ کو کھو کر ہوں مطمئن ایسا

○

دوستی بھی کبھی نہ راس آئی
اور کبھی دشمنی نہ راس آئی
ایسے لمحے بھی بار بار آئے
مجھ کو کوئی خوشی نہ راس آئی

rekhta

Scanned by CamScanner

عیش و راحت سے دل لرزتا ہے
یعنی عشرت سے دل لرزتا ہے
جو کہ احساس پر ہو بار مرے
ایسی جنّت سے دل لرزتا ہے

○

مجھ پہ ایسا بھی دَور آیا ہے
کبھی یاروں کو دُور پایا ہے
تم پشیماں ہو کس لئے آخر؟
تم نے بھی کوئی ظلم ڈھایا ہے؟

rekhta

Scanned by CamScanner

کتنے پُر نور چاند تارے ہیں
اور دلکش یہ ماہ پارے ہیں
یہ شبِ ماہ اور تنہائی
کیا یہی خلد کے نظارے ہیں؟

○

پریشاں دل بچشمِ تر چلا ہوں
کبھی بے چین اور مضطر چلا ہوں
تمہاری جستجو میں چار سُو میں
چراغِ آرزو لیکر چلا ہوں

rekhta

Scanned by CamScanner

فصلِ گل بن گئی ہے سودائی
ایک حیرت چمن پہ ہے چھائی
تم نے پھولوں پہ رنگ برسائے
یا بہاروں نے لی ہے انگڑائی

○

ناز نینوں کی جستجو کے سوا
مہ جبینوں کی جستجو کے سوا
اور بھی کچھ کیا ہے دنیا میں؟
ان حسینوں کی جستجو کے سوا

Scanned by CamScanner

وہ مری ہاں میں ہاں ملاتے تھے
جو امیدوں کے گل کھلاتے تھے
لٹ چکا ہوں تو اب ہوا محسوس
وہ مجھے زہرِ غم پلاتے تھے

○

رازِ دل آج تم سے کہتا ہوں
تم سے دوری کا [illegible] سہتا ہوں
دوستو کچھ تمہیں بتاؤ تو؟
دہلی جاکر اداس رہتا ہوں؟

رنج

rekhta

Scanned by CamScanner

بے سہاروں پہ کیا گذرتی ہے
دلفگاروں پہ کیا گذرتی ہے
قصرِ ایواں سے جھانک کر دیکھو!
بے دیاروں پہ کیا گذرتی ہے

○

آج وہ بھی تو رُخ بدلتا ہے
میرے طرزِ سخن سے [illegible] جلتا ہے
میری تخلیق پر کرے تنقید
میرے اشعار پر جو پلتا ہے!

rekhta

Scanned by CamScanner

سرورِ کونین

کریمی آلا احسانی کا روح پرور نعتیہ کلام ہے

ان نعتوں کو پڑھ کر یقیناً آپ کی آنکھیں نور۔

دل سرور حاصل کرے گا اور آپ پر ایک

وجد طاری ہو گا یہ نعتیہ مجموعۂ کلام بھی زیرِ طبع ہے

اس کا بھی بے صبری اور بے چینی سے

چند دِن کا انتظار کرنا ہو گا۔

Scanned by CamScanner

اسے کیا کہئے

جس میں شعراء کرام کے ادبی، علمی ایسے لطائف جمع کر دئے ہیں جو سینہ در سینہ محفوظ تھے۔ یا پھر وہ بکھرے ہوئے تھے اب ان کو کریمی الحسانی نے ایک لڑی میں پرو دئے۔ جنھیں آپ پڑھکر ہنسی ضبط نہ کرسکیں گے اور قہقہوں پر اُتر آئیں گے یہ قہقہوں کا تحفہ آپ تک عنقریب پہونچ رہا ہے ـــ بس ذرا سا انتظار ـــ!

RIZWAN

Scanned by CamScanner